رجسٹرڈ ایل نمبر ۸۳۵

إِنَّ الْفَضْلَ بِيَدِ اللّٰهِ يُؤْتِيهِ مَنْ يَشَاءُ ۔ عَسٰى أَنْ يَبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُودًا

قادیان

روزنامہ

الفضل

ایڈیٹر:- غلام نبی

The DAILY ALFAZL QADIAN.

تار کا پتہ الفضل قادیان

رجسٹرڈ ایل ۱۵

قیمت ششماہی اندرون ہندوستان ۶ للعہ

قیمت ششماہی بیرون ہند ۹ للعہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

جلد ۲۳ | یکم جمادی الثانی ۱۳۵۴ھ | یوم شنبہ | مطابق ۳۱ اگست ۱۹۳۵ء | نمبر ۵۳

ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام

دنیوی کاموں کو مقصود بالذات نہ سمجھو

فرمایا "تم اپنی نیتوں کو صاف کرو۔ اللہ تعالےٰ کو رضامند کرو۔ دعاؤں میں لگے رہو۔ اور دین کی اشاعت کے لئے دعا کرو۔ پھر منع نہیں ہے کہ خدا تعالےٰ نے جس قسم کی استعداد اور مناسبت معاش کے لئے دی ہے۔ اس سے کام لو۔ زراعت ہو یا ملازمت یا تجارت کرو۔ مگر یہ نہیں۔ کہ اس کو مقصود بالذات سمجھکر دل اس سے لگا لو۔ بلکہ دل اس سے ہمیشہ اداس رکھو۔ اور اسے ایک ابتلا سمجھو۔ اور دعا کرتے رہو۔ کہ خدا تعالےٰ وہ زمانہ لائے۔ کہ فراغت کا زمانہ یاد الٰہی کے لئے میسر آئے۔ میری غرض اور تعلیم تو یہ ہے۔ جو اس پر مخالفت کرے اس کا اختیار ہے۔ ہنسی کرے اختیار ہے۔ مگر حق یہی ہے۔ جو لوگ آزاد مشرب ہیں وہ ایسی باتوں پر تحقیر ہنسی کرتے ہیں۔ اور کہتے ہیں کہ یہ لوگ اطفال کے درجہ پر ہیں اور ہمیں تیرہ سو برس پیچھے لے جاتے ہیں مگر جن میں تقویٰ ہو۔ اور موت کو یاد رکھتے ہیں۔ وہ فیصلہ کر سکتے ہیں۔ کہ ان دونوں میں سے حق پر کون ہے" (الحکم ۱۷ ستمبر ۱۹۰۵ء)

مدینۃ المسیح

قادیان ۲۹ اگست۔ حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کے متعلق آج کی ڈاکٹری رپورٹ مظہر ہے کہ حضور کی صحت خدا تعالےٰ کے فضل سے اچھی ہے۔

صاحبزادی امۃ القیوم صاحبہ کی کامل صحت کے لئے احباب مسلسل دعا فرمائیں۔

مولوی محمد نذیر صاحب اور مولوی غلام مصطفےٰ صاحب نظارت دعوت و تبلیغ کی طرف سے جیٹھو والی ضلع سیالکوٹ بسلسلۂ تبلیغ بھیجے گئے۔

منشی عبد الرحیم صاحب نومسلم کلرک دفتر بیت المال کی والدہ صاحبہ جنہوں نے ضعیف العمری میں اسلام قبول کیا تھا ۲۷-۲۸ اگست کی درمیانی شب وفات پا گئیں انا للہ و انا الیہ راجعون۔ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ نے جنازہ پڑھایا۔ اور مرحومہ مقبرہ بہشتی میں دفن ہوئیں۔ احباب دعائے مغفرت کریں۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اخبار احمدیہ

درخواست ہائے دعا

(۱) ہم مباہلین جماعت احمدیہ پنڈی بھٹیاں احباب جماعت سے التماس کرتے ہیں۔ کہ جماعت احمدیہ کی ترقی کے لئے اور مباہلہ میں ہماری کامیابی و نصرت کے لئے دعا کی جائے۔ خاکسار ان مباہلین جماعت احمدیہ پنڈی بھٹیاں ضلع گوجرانوالہ۔ (۲) محترمہ منظورت خاتون صاحبہ بنت جناب سردار کرم داد خان صاحب پنشنر قادیان اڑھائی تین ماہ سے بعارضہ سنجارِ سخت بیمار ہیں۔ احباب دعائے صحت فرمائیں۔ (۳) میرا بھتیجا محمد راشد بعمر ۶ سال عرصہ تین ماہ سے میعادی بخار میں مبتلا ہے بے حد کمزور اور لاغر ہو گیا ہے۔ احباب دعائے صحت کریں۔ محمد یونس سکرٹری مال بریلی (۴) میری ہمشیرہ کی صحت کے لئے جو تا حال بیمار ہیں۔ احباب مسلسل دعا فرماتے رہیں۔ خاکسار بشارت احمد پسر ماسٹر عبد الرحمٰن صاحب بی۔ اے قادیان (۵) میری اہلیہ صاحبہ ایک مرض نسوانی میں مبتلا ہونے کی وجہ سے نہایت درجہ کمزور ہو چکی ہیں احباب۔ ان کی صحت کاملہ کے لئے دعا فرمائیں۔ خاکسار [illegible] بخش ڈیرہ بابا نانک (۶) بعض غیر احمدیوں نے منشی فضل الدین صاحب سیکرٹری تبلیغ جماعت احمدیہ بنگہ پر بوجہ بغض و عداوت ایک بہانہ تراش کر مقدمہ فوجداری دائر کر دیا ہے۔ احباب دعا فرمائیں۔ کہ خدا تعالیٰ مظلوم کی نصرت فرما کر دادرسی کرے۔ خاکسار عتیق الرحمٰن قادیان (۷) خاکسار کا لڑکا جمیل احمد بعارضہ بخار و ورم جگر و معدہ دو ماہ سے بیمار چلا آ رہا ہے دوست دعائے صحت کریں۔ خاکسار خیر الدین مالیر کوٹلہ

ضروری اطلاع

ایک احمدی بھائی رحمت علی نام ہمارا گاؤں چھوڑ کر موضع بھنگالہ۔ ڈاکخانہ نورمحل ضلع جالندھر میں چلا گیا ہے۔ قریب کی احمدی جماعتوں سے درخواست ہے۔ کہ وہ اسے اپنے ساتھ ملا لیں۔ خاکسار غلام نبی سکرٹری تبلیغ چک ۱۰۲ براستہ جڑانوالہ ضلع لائل پور

اعلانات نکاح

(۱) میرے بھائی چوہدری غلام مرتضےٰ صاحب اسسٹنٹ سپرنٹنڈنٹ جیل منٹگمری کا نکاح ہاجرہ بیگم صاحبہ بنت چوہدری خان محمد صاحب مرحوم ہمشیرہ چوہدری عزیز اللہ صاحب وکیل وزیر آباد سے بعوض پانچسو روپیہ مہر حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ نے ۱۸ اگست بعد نماز عصر مسجد مبارک میں پڑھا۔ احباب دعا فرمائیں اللہ تعالےٰ یہ تعلق جانبین کے لئے مبارک کرے۔ خاکسار ڈاکٹر غلام مصطفےٰ رخصتی حال وارد قادیان (۲) خاکسار کا نکاح ۲۵ مئی ۱۹۳۵ء مریم صدیقہ بنت شیخ احمد صاحب ساکن قادیان کے ساتھ بعوض مہر پانصد روپیہ حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ نے پڑھا۔ خاکسار شہزادہ محمد عثمان ولد شہزادہ سلطان صاحب کوٹری سندھ (۳) مجیدہ بی بی بنت چوہدری سلطان بخش صاحب ساکن اہرال کا نکاح غلام احمد ولد چوہدری عطاء اللہ صاحب ساکن موضع بسراواں کے ساتھ بعوض مہر مبلغ تین صد روپیہ ۹ اگست حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ نے پڑھا اللہ تعالےٰ طرفین کے لئے اس تعلق کو مبارک کرے۔ خاکسار سید غلام غوث پنشنر قادیان (۴) بابا بشیر احمد صاحب احمدی ولد بابو عبد العزیز صاحب جہلم کا نکاح مسماۃ رضیہ سلطانہ دختر میاں محمد امین صاحب احمدی کالا گوجراں کے ساتھ بعوض پانصد روپیہ مہر مولوی عبد المغنی صاحب جہلمی نے پڑھا۔ خدا تعالےٰ اس رشتہ کو بابرکت کرے۔ خاکسار خوشی محمد سکرٹری جماعت احمدیہ کالا گوجراں

ولادت

(۱) ۲۵ جولائی ۱۹۳۵ء کو خاکسار کے ہاں خدا تعالےٰ نے اپنے فضل سے لڑکا عطا فرمایا۔ جس کا نام ناصر احمد رکھا گیا۔ بچے کی درازی عمر اور خادم دین بننے کے لئے دعا فرمائیں۔ نیز زچہ کی صحت کے لئے بھی۔ خاکسار محمد شمس الدین بھاگلپوری۔ قادیان (۲) ۲۲ اگست میرے گھر میں لڑکا تولد ہوا۔ جس کا نام حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ نے ابو البرکات رکھا ہے۔ احباب درازی عمر اور خادم دین بننے کے لئے دعا کریں۔ خاکسار ابو الفضل محمود قادیان (۳) خدا کے فضل سے ۱۴ اگست میرے گھر لڑکی تولد ہوئی ہے۔ احباب دعا کریں۔ کہ خدا زچہ اور بچہ کو بخیریت رکھے۔ اور مولود کو نیک بنا کر درازی عمر عطا فرمائے۔ خاکسار سردار بشیر احمد اوورسیر بیدیاں ضلع لاہور (۴) میرے بیٹے ماسٹر محمد فضل داد انگلش ٹیچر ہائی سکول قادیان کے ہاں ۲ جولائی کو لڑکی تولد ہوئی ہے۔ احباب سے درخواست دعا ہے۔ حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ نے امۃ الحمید نام تجویز فرمایا ہے۔ خاکسار محمد اللہ داد (۵) ۶-۷ اگست ۱۹۳۵ء کی درمیانی شب اللہ تعالےٰ کے فضل سے میرے ہاں لڑکا تولد ہوا۔ جس کا نام حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ نے محمد احمد تجویز فرمایا ہے۔ احباب دعا فرمائیں اللہ تعالےٰ عزیز کو نیک اور خادم دین بنا کر عمر دراز عطا کرے۔ خاکسار صدیق احمد خان ڈسپنسر ایک ٹپن

دعائے مغفرت

میری بیوی ۲۵ جولائی کو اس دار فانی سے کوچ کر گئی ہے انا للہ وانا الیہ راجعون۔ مرحومہ بہت نیک تھی احباب دعائے مغفرت کریں۔ خاکسار رحمت اللہ خان احمدی خلف ڈاکٹر محمد عبد اللہ صاحب سیالکوٹ شہر

مقدمہ زیر دفعہ ۳۲۳

مقدمہ عبد السلام احراری بنام چوہدری ظہور احمد وغیرہ مورخہ $\frac{8}{35}$-۱۴ کو میاں بدر محی الدین صاحب مجسٹریٹ بٹالہ کی عدالت میں پیش ہوا۔ ملزمین کی طرف سے مرزا عبد الحق صاحب پلیڈر گورداسپور اور مولوی فضل دین صاحب وکیل پیروی کر رہے تھے۔ حضرت صاحبزادہ مرزا شریف احمد صاحب۔ شیخ رحمت اللہ صاحب شاکر اسسٹنٹ ایڈیٹر الفضل قریشی رشید احمد صاحب ارشد۔ سید محمد اسمٰعیل صاحب سپرنٹنڈنٹ دفاتر صدر انجمن احمدیہ اور منشی عزیز الدین صاحب پٹواری حلقہ قادیان کی صفائی کی طرف سے شہادتیں قلمبند کرنے کے بعد آئندہ ۵ ستمبر کے لئے مقدمہ ملتوی ہوا۔ جس پر مزید گواہان صفائی کی شہادتیں ہوں گی۔

امداد مصیبت زدگان زلزلہ کوئٹہ

میزان سابقہ	۴۳۸-۴-۱۳-۹
جماعت جھنگ مگھیانہ معرفت ناصر علی صاحب	۳-۰-۰
جماعت ایبٹ آباد معرفت محمد اللہ صاحب	۶-۸-۰
جماعت نوشہرہ ۵۴ معرفت صوبیدار نظام الدین صاحب	۱۰-۰-۰
جماعت الہ آباد معرفت محمد حسین صاحب	۲-۰-۰
جماعت کالا گوجراں معرفت خوشی محمد صاحب	۴-۸-۰
عبد الرشید صاحب احمد آباد	۱-۰-۰
جماعت احمدیہ جے پور	۲۰-۰-۰
شیخ مبارک احمد صاحب مبلغ افریقہ	۱۰-۰-۰
حضرت صاحبزادہ مرزا ناصر احمد صاحب لنڈن	۱۰-۰-۰
جماعت سیالکوٹ معرفت ڈاکٹر شیر محمد صاحب عالی	۹-۱-۱
جماعت چک سکندر معرفت عبد العزیز صاحب	۲-۸-۰
ست چک ۲۱۵ معرفت فقیر اللہ صاحب	۳-۸-۰
جماعت شیخوگڑہ معرفت پیر کلیم اللہ صاحب	۱-۴-۰
جماعت امرتسر	۱-۸-۰
پیر عبد العلی صاحب جماعت چک ۲۴ راہ ونجانی	۱-۸-۰
میزان کل	۴۵۳-۴-۲-۶

ناظر بیت المال قادیان

قاضی محمد یوسف صاحب پر قاتلانہ حملہ کرنے والے مجرم کی اپیل خارج

ایبٹ آباد ۲۸ اگست آج عبد العزیز جس نے قاضی محمد یوسف صاحب احمدی پشاوری پر فائر کیا تھا کا مقدمہ ڈویژنل بنچ جوڈیشل کمشنر صوبہ سرحد بمقام ایبٹ آباد پیش ہوا۔ اپیلانٹ کی طرف سے ڈاکٹر محمد عالم صاحب پیش ہوئے اور سرکار کی طرف سے سردار راجہ سنگھ گورنمنٹ ایڈووکیٹ اور قاضی محمد یوسف صاحب کی طرف سے قاضی محمد شفیق صاحب وکیل درجہ اول چارسدہ پیش ہوئے۔ اپیل نامنظور ہوئی۔ اور سزا بحال رکھی گئی۔ صرف سزا زیر دفعہ ۳۰۷ تعزیرات ہند اور سزا زیر دفعہ ۱۹ آرمز ایکٹ سلسلہ بجائے یکجا شروع ہو گی۔ نامہ نگار

268

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الفضل

قادیان دارالامان مورخہ یکم جمادی الثانی ۱۳۵۴ھ

وفد حزب اللہ کے اہم مطالبات
اور
لیڈران احرار کے لغو عذرات

بہاول پوری حزب اللہ کے وفد کو جب سرسری نظر میں ہی معلوم ہوگیا۔ کہ ایک طرف تو مجلس احرار کی اندرونی حالت ناگفتہ بہ ہے اور دوسری طرف مسلمانانِ پنجاب میں اس کے خلاف عام ہیجان پایا جاتا ہے جس کی بنیاد بہت مضبوط اور ناقابل تردید امور پر ہے۔ تو وہ چند مطالبات پیش کرنے پر مجبور ہوگیا۔ لیکن چونکہ وفد دیکھ چکا تھا۔ کہ اس وقت مجلس احرار پر جن چند خود سر افراد کا قبضہ ہے۔ ان میں سے ہر ایک اپنے آپ کو مسولینی ہر ہٹلر۔ اور کمال پاشا سے بڑھ کر نہیں تو ان کا ہم پلہ فرد سمجھتا ہے۔ اور ممکن نہیں۔ کہ شنوائی ہو۔ اس لئے اس نے چند ایسے لوگوں سے کہ وہ بھی احرار ہی کہلاتے۔ بلکہ احرار کے دست و بازو سمجھے جاتے ہیں۔ یہ التجا کی۔ کہ "وہ پبلک کے ان خیالات پر غور فرما کر مجلس احرار کو مجبور فرمائیں۔ کہ وہ ان گزارشات کو بہت جلد جامۂ عمل پہنائے۔ تاکہ وہ صحیح طور پر پبلک کی نمائندہ جماعت کہلانے کی مستحق ہو"

گویا ایک طرف تو وفد پر یہ امر واضح ہوگیا کہ مجلس احرار کو جب تک مجبور نہ کیا جائے گا۔ اس وقت تک پبلک کے مطالبات میں سے کسی کو بھی قبول کرنے کے لئے تیار نہ ہوگی۔ اور دوسری طرف اس نے یہ ظاہر کر دیا۔ کہ جب تک پبلک کے مطالبات منظور نہ کر لئے جائیں گے۔ یعنی جب تک مجلس احرار کو آئینی طریق پر نہ چلایا جائے۔ اس کے عہدہ داروں کا منظم جماعتوں کی طرح عام انتخاب نہ ہو۔ اور عہدہ دار تبدیل نہ ہوتے رہیں۔ اس وقت تک مجلس احرار چند لوگوں کی لونڈی تو سمجھی جاسکتی ہے۔ لیکن پبلک کی نمائندہ کہلانے کی مستحق نہیں ہوسکتی۔ مگر باوجود اس کے مجلس احرار پر تصرف رکھنے والوں نے پبلک کی کوئی پروا نہیں کی۔ اور چودھری افضل حق نے اپنی ژولیدہ بیانی کا ادھورا سا مظاہرہ کر کے سمجھ لیا ہے۔ کہ احرار کے فرد الزامات کی صفائی ہوگئی۔ لیکن حقیقت یہ ہے۔ کہ جو باتیں صفائی میں پیش کی گئی ہیں۔ وہ جرم کو اور زیادہ سنگین بنانے والی۔ اور احرار کو اقبالی مجرم قرار دینے والی ہیں:۔

اپنی بریت میں سب سے پہلی بات احرار کے ڈکٹیٹر چودھری افضل حق نے یہ پیش کی ہے کہ "جب وفد رخصت ہونے لگا۔ تو میں نے کہا کہ آیا جماعت میں سے کسی نے آپ کو کہا۔ کہ جماعت آئینی طریق پر نہیں چل رہی۔ یا فلاں شکایت ہے۔ فرمایا۔ نہیں۔ میں نے پھر عرض کیا۔ کہ یہ جو صدر کے تبادلہ کا ذکر فرمایا ہے۔ یہ جماعت کے کسی آدمی نے کہا۔ فرمایا نہیں"

مطلب یہ کہ چونکہ مجلس احرار کے لگے بند مہروں میں سے کسی نے کوئی شکایت نہیں کی۔ اور نہ صدر کے تبادلہ کا ذکر کیا ہے۔ اس لئے مجلس احرار کے خلاف کسی اور کی شکایت قابل اعتنا نہیں سمجھی جاسکتی۔ مگر سوال یہ ہے۔ کہ اگر ڈاکوؤں کے جتھہ میں سے کوئی اپنے جتھہ کے خلاف شکایت نہ کرے۔ یا اپنے سرغنہ کے تبادلہ کا ذکر نہ کرے تو کیا اس کا یہ مطلب ہوسکتا ہے کہ وہ آئینی طریق پر چل رہے ہیں۔ اگر نہیں۔ تو احرار اس بات کو اپنی بریت کے لئے کیونکر پیش کر سکتے ہیں کہ ان کی مخصوص ٹولی میں سے کسی نے کوئی شکایت نہیں کی۔ ان میں سے ہر ایک جب مالِ غنیمت میں سے اپنا اپنا حصہ وصول کر لیتا ہے۔ تو پھر کسی کو کیا ضرورت پڑی ہے کہ شکایت کر کے اچھی خاصی آمدنی کو دھکا دے۔ اور دیکھئے بھلا سرغنہ کے تبادلہ کا سوال اٹھائے۔ دیکھنا تو یہ چاہیئے۔ کہ پبلک ان کے متعلق کیا کہتی ہے اور ان کے خلاف کس قسم کے شبہات پیش کرتی ہے۔ احرار زرطلبی کے وقت تو اپنے آپ کو آٹھ کروڑ مسلمانانِ ہند کے نمائندے قرار دیتے ہیں۔ اور مجلس احرار کو واحد نمائندہ جماعت بتاتے ہیں۔ لیکن جب پبلک ان سے کوئی [illegible] کرے۔ تو ان کے ڈکٹیٹر صاحب دانت دکھا کر خاموش کر دینا چاہتے ہیں۔ یا زیادہ سے زیادہ یہ کہہ دینا کافی سمجھتے ہیں۔ کہ جب ہمیں جو کہ مالِ غنیمت میں مساوی حصہ دار ہیں۔ مجلس احرار کے طریق کار کے متعلق کوئی شکایت نہیں۔ اور نہ ہم موجودہ صدر کو بدلنا چاہتے ہیں۔ تو کسی اور کا کیا حق ہے۔ کہ یہ سوال اٹھائے۔ کیا ہی معقول دلیل ہے:۔

اسی سلسلہ میں باقاعدہ منظم جماعتوں کی طرح عام انتخاب اور صدر کے لازمی طور پر بدلنے کا جو مطالبہ کیا گیا تھا۔ اس کے متعلق یہ کہا گیا ہے۔ کہ "ہر سال باقاعدہ انتخاب ہوتا ہے۔ مگر جماعت کی حالت یہ ہے۔ کہ عہدہ داری پر حد سے زیادہ بوجھ پڑ جاتا ہے۔ اس لئے جماعت میں ہر شخص ممبر تو رہنا چاہتا ہے لیکن عہدہ قبول کرنا نہیں چاہتا۔ اس جماعت پر خدا کا سب سے بڑا احسان یہ ہے۔ کہ عہدہ داری کی کسی کو ہوس نہیں۔ نہ کوئی باہمی رقابت ہے ہر شخص یہ کوشش کرتا ہے۔ کہ میں پیچھے رہ جاؤں اور دوست آگے بڑھ جائے۔ اس لئے جماعت کے اندر تو کوئی شاکی نہیں...... کیا یہ کم بات ہے۔ کہ جماعت کے اندر کوئی تفریق کوئی رقابت نہیں۔ اگر ایک جماعت بار بار ایک عہدہ دار کو اس عہدہ پر رکھنا پسند کرتی ہے۔ تو اس کے یہ معنی ہیں۔ کہ وہ جماعت کی محبوب ترین شخصیت ہے اور قابل اعتماد ہے مصطفےٰ کمال باوجود جمہوریہ کے ادارے کے صدر ہونے کے سالہا سال سے صدر ہے"

چلو چھٹی ہوئی۔ جب مصطفےٰ کمال سالہا سال سے صدر چلا آتا ہے۔ تو مجلس احرار کے صدر کے گلے میں کیوں دوامی صدارت کا پٹہ نہ پڑا رہے۔ مگر اتنا فرما دیا جائے کہ ترک قوم مصطفےٰ کمال پاشا کو اپنے ملک کا نجات دہندہ سمجھتی ہے اور فی الواقعہ اس نے نہایت نازک وقت میں دادِ شجاعت دے کر اپنے ملک اور قوم کو بچایا۔ اور اس کا یہ کارنامہ دوست و دشمن سے ہمیشہ خراجِ تحسین وصول کرتا رہے گا۔ مگر اس کے مقابلہ میں حبیب الرحمن لدھیانوی نے کونسا کارنامہ سرانجام دیا ہے۔ کہ صدارت کا قرعہ بار بار اسی کے نام پڑتا ہے۔ یہ تو وہ ننگِ انسانیت ہے۔ کہ جو شخص اسے دنیا میں لانے کا موجب ہوا۔ اور جس نے اسے پالا پوسا۔ اگر اسی کی شہادت سن لی جائے۔ تو کوئی شریف انسان اس کی شکل تک دیکھنا گوارا نہ کرے۔ ایسے قابلِ نفرت انسان کو مستقل صدر بنا لینا خالی از علت نہیں۔ اور وہ علت یہی ہے۔ کہ حمام میں سب ننگے ہیں:۔

باقی رہا یہ کہ جن لوگوں نے مجلس احرار پر قبضہ جما رکھا ہے ان میں سے کسی کو عہدہ کی ہوس نہیں۔ اسے ایسی صورت میں کون تسلیم کر سکتا ہے۔ جبکہ عملی طور پر اس کی تردید کی جارہی ہے۔ وہ احرار لیڈر جن کے خلاف پبلک پُر زور صدائے احتجاج بلند کر رہی ہے۔ اگر یہ سمجھتے ہیں۔ کہ عہدہ پر قائم رہتے ہوئے صرف ان کے یہ کہہ دینے سے کہ ہم میں کسی کو عہدہ کی ہوس نہیں۔ اور عہدہ دار پر حد سے زیادہ بوجھ پڑ جاتا ہے مسلمان مطمئن ہو جائیں گے۔ تو یہ ان کی انتہائی نادانی اور جہالت ہے۔ جب وہ یہ کہتے ہیں۔ کہ انہیں عہدہ کی ہوس نہیں۔ اور ادھر پبلک مطالبہ کرتی ہے۔ کہ وہ عہدہ سے چھوڑ دیں تو پھر وہ کیوں اس حد سے زیادہ بوجھ کو اتار کر سبکدوش نہیں ہو جاتے۔ اور کیوں عہدہ کے ساتھ چمٹے ہوئے ہیں:۔

اگر احرار میں کچھ بھی غیرت و حمیت ہوتی۔ تو جب ایک ایسے وفد نے جو مجلس احرار کا بے حد ہمدرد اور خیر خواہ تھا۔ اور جو مجلس احرار کے استحکام کی خاطر مارا مارا پھر رہا۔ یہ مطالبہ کیا تھا۔ کہ مجلس احرار کے موجودہ عہدہ داروں پر چونکہ مسلمانوں کو اعتماد نہیں۔ اس لئے ان کا بدل دیا جانا ضروری ہے۔ تو وہ خود بخود مستعفی ہو جاتے۔ اور وفد کا شکریہ ادا کرتے۔ کہ اس نے انہیں بہت بڑے بوجھ سے نجات دلائی۔ لیکن معلوم ہوتا ہے۔ مجلس احرار کے عہدوں کے مقابلہ میں وہ غیرت و حمیت کی کچھ وقعت نہیں سمجھتے۔ اور اس وقت تک ان سے دست بردار ہونے کے لئے تیار نہیں۔ جب تک وفد کی مجبور کرنے والی تجویز کو عمل میں نہیں لایا جائے گا:۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ہندو بیواؤں کی شادی کا مسئلہ

ہندو مذہب چونکہ ہندوؤں کے بہت سے اخلاقی اور معاشرتی نقائص کو دور کرنے سے قاصر ہے۔ اس لئے متعدد مقامات پر اس قسم کے ادارے قائم ہو چکے ہیں۔ جو وراثت۔ شادی بیوگان، طلاق اور دیگر متعدد مسائل کی اسلامی احکام کی روشنی میں ترمیم و تجدید کرنے میں سرگرم عمل ہیں۔

اخبار "سول اینڈ ملٹری گزٹ" ۲۳ر اگست کی اشاعت میں بنگلور دار السلطنت میسور کی ایک خبر درج ہے۔ جس سے معلوم ہوتا ہے کہ وہاں کی ہندو رعایا تحریک شادی بیوگان کو خود اختیاری ذرائع اور مساعی تک محدود رکھنا نہیں چاہتی۔ بلکہ اسے قانون کی شکل دینے کی خواہاں ہے۔ لکھا ہے۔ "میسور میں ہندو قانون وراثت جس کی رو سے عورتوں کے حق ورثہ کو تسلیم کیا گیا ہے۔ ترمیم ہو چکا ہے۔ اب ریاست کی ہندو رعایا میں بیوگان کی شادی کو بذریعہ قانون رائج کرنے کی سعی ہو رہی ہے۔ چنانچہ ریاست کی مجلس مقننہ کے دو غیر سرکاری ممبر اس طرز کا ایک بل تیار کر رہے ہیں"

ریاست کے ہندوؤں کا یہ اقدام نہایت مستحسن ہے۔ اور ضرورت ہے۔ کہ انگریزی علاقہ کے اصلاح پسند ہندو بھی اس بارے میں قانون سے مدد لیں۔

جماعت احمدیہ کے خلاف احرار کا صریح جھوٹ اور افترا

اگرچہ احراری جماعت احمدیہ کے خلاف فتنہ و فساد پھیلانے اور جھوٹ و کذب بیانی سے کام لینے میں پہلے بھی کمی نہیں کر رہے تھے۔ لیکن جب سے چہار اطراف سے ان پر ذلت و رسوائی کی مار پڑنے لگی ہے۔ ہر جگہ انہیں ذلیل و رسوا کیا جا رہا ہے۔ جماعت احمدیہ کے خلاف شرانگیزی میں پہلے سے بھی بڑھ گئے ہیں۔ تاکہ اس شرمناک کارگذاری کے ذریعہ اپنا کھویا ہوا وقار پھر حاصل کر لیں۔ احسان ۲۲ر اگست میں لکھا ہے۔ کہ سفوری میں احراریوں کا جلسہ "امیر شریعت" کی صدارت میں منعقد ہوا۔ جس میں حسام الدین نامی نے عوام کو اشتعال دلاتے ہوئے جماعت احمدیہ کے متعلق اپنی تقریر میں کہا۔

"یہ ہے وہ فرقہ جو تعلیم دیتا ہے۔ کہ جو غلام احمد کی نبوت پر ایمان لائے گا۔ اس کو اعلان کرنا ہوگا۔ کہ اسلام مٹ جائے۔ خانہ کعبہ اغیار کے قبضہ میں چلا جائے۔ روضہ نبوی کی اینٹ سے اینٹ بجا دی جائے۔ لیکن وہ برطانیہ کا وفادار ہی رہے گا"

آہ! وہ غدارانِ قوم اور ملت فروش۔ وہ ہوا و ہوس کے بندے اور حرص و آز کے مجسمے جو کل تک مسلمانوں کے خون سے ارضِ لاہور کو اپنی آنکھوں کے سامنے لالہ زار بنتا دیکھ کر ٹس سے مس نہ ہوئے۔ ان کے کان پر جوں تک نہ رینگی۔ جن کا دل مسلمانوں پر بندوقوں کی آتش فشانی۔ رسالہ کے فوجی سواروں کی یلغار اور لاٹھیوں کی بے پناہ بارش کے روح فرسا اور الم انگیز مناظر دیکھ کر ذرا نہ پسیجا۔ بلکہ انہیں "غلط کار" اور "حرام موت" مرنے والے قرار دے چکے۔ آج جماعت احمدیہ کے خلاف سراسر جھوٹے بہتان لگاتے ہیں۔ جماعت احمدیہ خدا کے فضل سے ہرگز گوارا نہیں کر سکتی۔ کہ کوئی شعائر اللہ کی ہتک کرے۔ اور نہ کسی ایسی حکومت کو بنظر پسندیدگی دیکھ سکتی ہے۔ جو اسلامی شعائر کو مٹانے کا تہیہ کرے البتہ احرار سے یہ ممکن ہے۔ کہ جو رویہ مسجد شہید گنج کے متعلق انہوں نے ذاتی اغراض کے ماتحت اختیار کیا۔ وہی خانہ کعبہ اور روضہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے خطرہ میں پڑنے کے وقت اختیار کریں۔ ہم تو اس قسم کے الفاظ بھی زبان یا قلم سے نکالنا معیوب سمجھتے ہیں۔ جو احراری لیکچرار نے نہایت بے تکلفی سے بھرے مجمع میں کہے۔ اس سے معلوم ہو سکتا ہے۔ کہ ان لوگوں کے دلوں میں شعائر اللہ کی قطعاً تعظیم نہیں ہے۔ لیکن عوام کو اشتعال دلانے کے لئے اس قسم کی ؟؟

اہلِ درد

از جناب حافظ سید مختار احمد صاحب مختار شاہجہانپوری

اس ادا سے سن رہے ہیں داستانِ اہلِ درد
وہ سمجھتے ہی نہیں گویا زبانِ اہلِ درد

وہ ہیں بے پروا نہیں پروائے جانِ اہلِ درد
رفتہ رفتہ ہو چلا ہے یہ گمانِ اہلِ درد

لفظ لفظ اس کا ہے گویا مستقل دنیائے غم
دل تڑپ اٹھتے ہیں سنکر داستانِ اہلِ درد

چشمِ تر دیتی ہے ایذائے دل و جاں کا ثبوت
ہیں گواہ اہلِ درد اشکِ روانِ اہلِ درد

ناخدا کیسا خدا کی مہربانی چاہیئے
ہے بھنور میں کشتیٔ تاب و توانِ اہلِ درد

گو زمانے میں زباں زد ہو چکی ان کی وفا
لیکن اب تک ہو رہا ہے امتحانِ اہلِ درد

چھینے لیتے ہیں کھلے بندوں وہ صبر و ضبط و ہوش
دن دھاڑے لٹ رہا ہے کاروانِ اہلِ درد

وہ معاذ اللہ کیوں ایذا رساں ہونے لگے
لطف آتا ہے مگر سنکر فغانِ اہلِ درد

بے وفائی یا وفا کیا شے ہے وجہ التفات
اب یہ بحثیں چھڑ گئی ہیں درمیانِ اہلِ درد

سینکڑوں تیرِ ستم کھا کر بھی دم خم ہیں وہی
بارک اللہ تھا یہی شایانِ شانِ اہلِ درد

شانِ غیرت ان سے یہ کب کہنے دیتی ہے ہمیں
آپ تو بنتے تھے صاحب قدر دانِ اہلِ درد

تا کجا آخر یہ شغلِ جورِ بے جا تا کجا
تا کجا یہ کوششِ ایذائے جانِ اہلِ درد

دل ستاں یا جاں ستاں ہے انکی بیدردی تو ہو
مٹ نہیں سکتا مگر نام و نشانِ اہلِ درد

کہہ چکے کہنا تھا بیدردوں سے جو حالاتِ غم
اب خدا ہی سننے والا ہے بیانِ اہلِ درد

عہدِ پیری اور اے مختار یہ رنگِ شباب
اس کو وہ سمجھیں گے جو ہیں رازدانِ اہلِ درد

باتیں جماعت احمدیہ کی طرف منسوب کر رہے ہیں۔ ہم علی الاعلان کہتے ہیں۔ کہ ہم اپنی زندگی کا واحد مقصد دنیا میں اسلام کو قائم کرنا اور اس کی خاطر اپنا سب کچھ قربان کر دینا سمجھتے ہیں۔ چنانچہ ہم اپنے عمل سے اس [illegible]

269
Digitized by Khilafat Library Rabwah

حضرت مسیح موعودؑ کا قرآن مجید اور رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم سے عشق

قرآنی وحی کا ہر ایک وحی سے بلند درجہ

اخبار "اہلحدیث" (۱۶ اگست) میں مولوی ثناء اللہ صاحب امرتسری نے کسی نامہ نگار کی طرف سے ایک مضمون بعنوان "مرزا صاحب قادیانی کا انتہائی درجہ۔ اور قرآن شریف سے تعلق" درج کر کے یہ ثابت کرنے کی کوشش کی ہے۔ کہ نعوذ باللہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا یہ دعوے تھا۔ کہ آپ کو اللہ تعالے کے قرب کا جو مقام حاصل ہوا۔ وہ براہ راست بغیر قرآن شریف کی اتباع اور آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی متابعت کے حاصل ہوا۔ چنانچہ نزول المسیح کی ایک تحریر سے غلط استنباط کر کے "اہلحدیث" کا نامہ نگار لکھتا ہے:۔

"ان عبارتوں سے بکمال وضاحت عیاں ہے کہ خدا کی معرفت مرزا صاحب کو اپنے الہام سے ہوئی نہ قرآن مجید سے۔ اسی طرح مرزا صاحب کا ہر بدی سے محفوظ رہنا۔ اور مدارج علیا حاصل کرنے کا باعث صرف ان کا اپنا الہام ہے۔ نہ قرآن مجید"۔

قطع نظر اس سے کہ معترض نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی جس تحریر سے یہ بیہودہ نتیجہ اخذ کیا ہے۔ اس کا وہ مفہوم نہیں۔ جو معترض نے سمجھا ہے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی بیسیوں نہیں سینکڑوں تحریرات ایسی ہیں۔ جن سے اس بہتان عظیم کی تردید ہوتی ہے۔ آپ ہمیشہ اس بات پر زور دیتے رہے۔ کہ نہ تو قرآن شریف کا ایک شعشہ قیامت تک منسوخ ہو سکتا ہے۔ اور نہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اتباع کامل کے بغیر ادنےٰ درجہ بھی خدا تعالےٰ کی رضا و خوشنودی کا انسان حاصل کر سکتا ہے:۔

حضرت مسیح موعودؑ۔ اور قرآن کریم

چنانچہ قرآن کریم کی کامل راہبری کے متعلق آپ اپنے عقائد کا ان الفاظ میں اظہار فرماتے ہیں:

"ہم پختہ یقین کے ساتھ اس بات پر یقین رکھتے ہیں کہ قرآن شریف خاتم کتب سماوی ہے۔ اور ایک شعشہ یا نقطہ اس کی شرائع اور حدود۔ اور احکام اور اوامر سے زیادہ نہیں ہو سکتا۔ اور نہ کم ہو سکتا ہے۔ اور اب کوئی ایسی وحی۔ یا ایسا الہام منجانب اللہ نہیں ہو سکتا۔ جو احکام فرقانی کی ترمیم یا تنسیخ یا کسی ایک حکم کی تبدیل یا تغییر کر سکتا ہو۔ اگر کوئی ایسا خیال کرے۔ تو وہ ہمارے نزدیک جماعت مؤمنین سے خارج اور ملحد اور کافر ہے"۔ (ازالہ اوہام صـ۱۳۸)

"الوصیت" میں فرماتے ہیں:۔

"یہ خوب یاد رکھنا چاہیئے۔ کہ نبوت تشریعی کا دروازہ بعد آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بالکل مسدود ہے۔ اور قرآن مجید کے بعد اور کوئی کتاب نہیں۔ جو نئے احکام سکھائے۔ یا قرآن شریف کا حکم منسوخ کرے۔ یا اس کی پیروی معطل کرے۔ بلکہ اس کا عمل قیامت تک ہے"۔ (حاشیہ صـ۱۲)

"چشمہ معرفت" میں فرماتے ہیں:۔ "خدا اس شخص کا دشمن ہے۔ جو قرآن شریف کو منسوخ کی طرح قرار دیتا ہے۔ اور محمدی شریعت کے برخلاف چلتا ہے اور اپنی شریعت چلانا چاہتا ہے"۔ صـ۳۲۴ و صـ۳۲۵)

"انجام آتھم" میں فرماتے ہیں:۔ "من زاد علی ھٰذہ الشریعۃ مثقال ذرۃ او نقص منھا او کفر بعقیدۃ اجماعیۃ فعلیہ لعنۃ اللّٰہ والملائکۃ والناس اجمعین"۔ (صـ۱۴۴)

یعنی جو شخص اس شریعت پر ذرہ زیادتی کرے یا اس میں کمی کرے۔ یا کسی اجماعی عقیدے کا انکار کرے اس پر خدا اور فرشتوں اور تمام دنیا کے انسانوں کی لعنت ہے:۔

"مواہب الرحمٰن" میں فرماتے ہیں:۔

"من خرج مثقال ذرۃ من القراٰن فقد خرج من الایمان"۔ (صـ۶۸)

جس شخص نے ذرہ بھر بھی قرآن شریف سے روگردانی اختیار کی وہ ایمان سے خارج ہو گیا:۔

"کشتی نوح" میں اپنی جماعت کو نصیحت کرتے ہوئے لکھتے ہیں:۔

"میں تمہیں سچ سچ کہتا ہوں۔ کہ جو شخص قرآن کے سات سو حکم میں سے ایک چھوٹے سے حکم کو بھی ٹالتا ہے وہ نجات کا دروازہ اپنے ہاتھ سے اپنے پر بند کرتا ہے۔ حقیقی۔ اور کامل نجات کی راہیں قرآن نے کھولیں۔ اور باقی سب اس کے ظل تھے۔ سو تم قرآن کو تدبر سے پڑھو اور اس سے بہت ہی پیار کرو۔ ایسا پیار کہ تم نے کسی سے نہ کیا ہو"۔ (صـ۲۴)

ایک شعر میں فرماتے ہیں:۔

جمال و حسن قرآن نور جان ہر مسلماں ہے۔
قمر ہے چاند اوروں کا ہمارا چاند قرآں ہے

پھر فرماتے ہیں:۔

دل میں یہی ہے ہر دم تیرا صحیفہ چوموں۔
قرآں کے گرد گھوموں کعبہ مرا یہی ہے

اسی طرح کے اور بیسیوں حوالجات ہیں جن سے یہ امر ثابت ہے۔ کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام قرآن شریف کی پیروی کو نوع انسان کے لئے ضروری قرار دیتے ہیں۔ اور اس شخص کو جو اپنی گردن اس جوئے کے نیچے رکھنا پسند نہ کرے۔ خارج از ایمان اور ملحد و کافر سمجھتے ہیں۔ پھر کس طرح آپ کی کسی تحریر کی بناء پر یہ کہا جا سکتا ہے۔ کہ آپ تقرب الی اللہ کے لئے قرآن کریم کی راہ نمائی کی (نعوذ باللہ) حاجت نہیں سمجھتے:۔

رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی متابعت

دوسری چیز جو خدا تعالےٰ کے قرب کے لئے ضروری ہے۔ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی کامل متابعت ہے۔ ہم دیکھتے ہیں۔ کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اس کو بھی نہایت ضروری قرار دیا اور ہر مراتب قرب کو رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی غلامی کا نتیجہ ٹھہرایا۔ چنانچہ آپ فرماتے ہیں:۔

"میں ہمیشہ تعجب کی نگاہ سے دیکھتا ہوں۔ کہ یہ عربی نبی جس کا نام محمدؐ ہے (ہزار ہزار درود اور سلام اس پر)۔ یہ کس عالی مرتبہ کا نبی ہے اس کے عالی مقام کا انتہا معلوم نہیں ہو سکتا۔ اور اس کی تاثیر قدسی کا اندازہ کرنا انسان کا کام نہیں افسوس کہ جیسا کہ حق شناخت کا ہے۔ اس کے مرتبہ کو شناخت نہیں کیا گیا۔ وہ توحید جو دنیا سے گم ہو چکی تھی۔ وہی ایک پہلوان ہے جو دوبارہ اس کو دنیا میں لایا۔ اس نے خدا سے انتہائی درجہ پر محبت کی۔ اور انتہائی درجہ پر بنی نوع کی ہمدردی میں اس کی جان گداز ہوئی۔ اس لئے خدا نے جو اس کے دل کے راز کا واقف تھا۔ اس کو تمام انبیاء اور تمام اولین و آخرین پر فضیلت بخشی۔ اور اس کی مرادیں۔ اس کی زندگی میں اس کو دیں۔ وہی ہے۔ جو سرچشمہ ہر ایک فیض کا ہے۔ اور وہ شخص جو بغیر اقرار افاضہ اس کے کسی فضیلت کا دعوے کرتا ہے۔ وہ انسان نہیں ہے بلکہ ذریت شیطان ہے۔ کیونکہ ہر ایک فضیلت کی کنجی اس کو دی گئی ہے۔ اور ہر ایک معرفت کا خزانہ اس کو عطا کیا گیا ہے۔ جو اس کے ذریعہ سے نہیں پاتا۔ وہ محروم ازلی ہے۔ ہم کیا چیز ہیں۔ اور ہماری حقیقت کیا ہے۔ ہم کافر نعمت ہونگے۔ اگر اس بات کا اقرار نہ کریں۔ کہ توحید حقیقی ہم نے اس نبی کے ذریعہ سے پائی۔ اور زندہ خدا کی شناخت ہمیں اس کامل نبی کے ذریعہ سے اور اس کے نور سے ملی ہے۔ اور خدا کے مکالمات اور مخاطبات کا شرف بھی جس سے ہم اس کا چہرہ دیکھتے ہیں۔ اسی بزرگ نبی کے ذریعہ سے ہمیں میسر آیا ہے۔ اس آفتاب صداقت کی شعاع دھوپ کی طرح ہم پر پڑتی ہے۔ اور اسی وقت تک ہم منور رہ سکتے ہیں۔ جب تک کہ ہم اس کے مقابل پر کھڑے ہیں"۔ (حقیقۃ الوحی صـ۱۱۵ و ۱۱۶)

پھر فرماتے ہیں:۔ "در عند العقل قرب الٰہی کے مراتب تین قسم پر منقسم ہیں۔ اور تیسرا مرتبہ جو مظہر اتم الوہیت اور آئینہ خدا نما ہے۔ حضرت سیدنا و مولانا محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے لئے مسلّم ہے جس کی شعاعیں ہزاروں دلوں کو منور کر رہی ہیں۔ اور بے شمار سینوں کو اندرونی ظلمت سے پاک کر کے نور قدیم تک پہونچا رہی ہیں۔ والله در القائل ؎

محمدؐ عربی بادشاہ ہر دو سرا۔
کرے روح قدس جسکے در کی دربانی
اسے خدا تو نہیں کہہ سکوں پہ کہتا ہوں۔
کہ اس کی مرتبہ دانی میں ہے خدا دانی

کیا ہی خوش نصیب وہ آدمی ہے جس نے محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کو پیشوائی کے لئے قبول کیا۔ اور قرآن شریف کو راہ نمائی کے لئے اختیار کیا"۔ (سرمہ چشم آریہ صـ۱۸۶)

اشعار میں بھی فرماتے ہیں ؎

وہ پیشوا ہمارا جس سے ہے نور سارا
نام اس کا ہے محمدؐ دلبر مرا یہی ہے
سب پاک ہیں پیمبر اک دوسرے سے بہتر
لیک از خدائے برتر خیر الوریٰ یہی ہے
پہلوں سے خوب تر ہے خوبی میں اک قمر ہے
اس پر ہر اک نظر ہے بدر الدجےٰ یہی ہے
وہ آج شاہ دیں ہے۔ وہ تاج مرسلیں ہے
وہ طیب و امیں ہے اس کی ثنا یہی ہے
اس نور پر فدا ہوں اس کا ہی میں ہوا ہوں
وہ ہے میں چیز کیا ہوں۔ بس فیصلہ یہی ہے
وہ دلبر یگانہ۔ علموں کا ہے خزانہ
باقی ہے سب فسانہ۔ سچ بے خطا یہی ہے
سب ہم نے اس سے پایا شاہد ہے تو خدایا
جس نے ہے حق دکھایا۔ وہ مہ لقا یہی ہے۔

(درثمین اردو)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی ان تحریرات سے یہ امر بالکل عیاں ہے۔ کہ آپ قرآن مجید اور رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی اتباع کو انسان کے لئے ہر لحمہ ضروری قرار دیتے ہیں۔ الہاماً بھی خدا تعالیٰ نے آپ کو یہی بتایا۔ کہ کل برکۃٍ من محمدٍ صلی اللہ علیہ وسلم فتبارک من علم و تعلم۔ یعنی تمام برکتیں محمد صلے اللہ علیہ وسلم کی اتباع کا نتیجہ ہیں۔ پس مبارک ہے وہ جس نے سکھایا۔ اور مبارک وہ جس نے سیکھا۔ اشعار میں بھی آپ نے کہا ہے

دگر استاد را نامے ندانم
کہ خواندم در دبستانِ محمدؐ

ان حالات میں "اہلحدیث" کا یہ کہنا کہ عیاذاً باللہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا یہ اعتقاد تھا۔ کہ آپ کو اللہ تعالیٰ کی معرفت قرآن مجید سے نہیں حاصل ہوئی۔ اور نہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی پیروی کی برکت سے ملی ہے۔ اتنا بڑا افترا ہے۔ جس کی کوئی حد نہیں۔

نزول المسیح کے حوالہ کا مطلب

"اہلحدیث" نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی جس تحریر سے دھوکہ کھایا ہے۔ وہ حسب ذیل ہے۔

"میرے پاس یہ ذکر کرنا کہ کیوں وہ کلام جو تم پر نازل ہوا حدیث النفس نہیں۔ یہ بات ایسی ہی ہے۔ جیسا کہ کوئی کہے کہ کیوں ممکن نہیں۔ کہ تمہارا یہ خیال کہ تم آنکھوں سے دیکھتے ہو۔ اور زبان سے بولتے ہو۔ اور کانوں سے سنتے ہو۔ یہ غلط خیال ہے۔ پس عزیزو تم سوچو اور سمجھ لو۔ کہ کیا وہ شخص جسکو معلوم ہے کہ میں آنکھ بند کرنے سے پھر کچھ دیکھ نہیں سکتا۔ اور کانوں کے بند کرنے سے پھر کچھ سن نہیں سکتا۔ اور زبان کے کاٹے جانے سے پھر کچھ بول نہیں سکتا۔ وہ ایسے منکرانہ جرح کو کچھ حقیقت نہیں سمجھیگا۔ یا شک میں پڑیگا کہ شاید میں آنکھ سے نہیں دیکھتا۔ اور کان سے نہیں سنتا۔ اور زبان سے نہیں بولتا۔ سو اسی طرح میرا حال ہے۔ خدا کا کلام جو میرے پر نازل ہوا۔ اور ہوتا ہے۔ وہ میری روحانی والدہ ہے۔ جس سے میں پیدا ہوا۔ اس نے مجھے ایک وجود بخشا ہے۔ جو پہلے نہ تھا۔ اور ایک روح عطا کی ہے۔ جو پہلے نہ تھی۔ میں نے ایک بچہ کی طرح اس کی گود میں پرورش پائی۔ اور اس نے مجھے ہر ایک ٹھوکر سے سنبھالا۔ اور ہر ایک گرنے کی جگہ سے بچا لیا۔ وہ کلام ایک شمع کی طرح میرے آگے آگے چلا۔ یہاں تک کہ میں منزلِ مقصود تک پہنچ گیا۔"

(نزول المسیح صفحہ ۸۷ و صفحہ ۸۸)

مولوی ثناء اللہ صاحب کے نزدیک حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا یہ فرمانا۔ کہ خدا کے اس کلام نے جو مجھ پر نازل ہوتا ہے۔ ہر ایک گرنے کی جگہ سے بچا لیا۔ یہ مفہوم رکھتا ہے۔ کہ قرآن مجید نے آپکو گرنے کی جگہوں سے نہیں بچایا۔ بلکہ آپ کے الہام نے اس سے بچایا۔ مگر یہ اعتراض حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تحریرات کو پورے طور پر نہ سمجھنے کی وجہ سے پیدا ہوا ہے۔ کیونکہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کئی جگہ اس امر کا اعلان کر چکے ہیں۔ کہ قرآن مجید کی وحی باقی تمام وحیوں سے بلند و بالا درجہ رکھتی ہے۔ چنانچہ آپ فرماتے ہیں۔ والقرآن مخصوصٌ بالقطعیۃ التامۃ ولہ مرتبۃٌ فوق مرتبۃ کل کتاب وکل وحی (تحفہ بغداد صفحہ ۲۵) یعنی قرآن کریم قطعیۃ تامہ کے ساتھ مخصوص ہے۔ اور قرآنی وحی کا مرتبہ ہر ایک کتاب اور ہر ایک وحی سے بالاتر ہے۔ اسی طرح سرمہ چشم آریہ صفحہ ۲۴۵ میں تحریر فرماتے ہیں "ہماری طرف سے یہ دعوےٰ ہے جسکو ہم بمقابل ہر ایک فریق کے ثابت کرنے کو تیار ہیں۔ کہ وحی قرآنی اپنی تعلیم اور اپنے معارف اور برکات اور علوم میں ہر ایک وحی سے اقویٰ و اعلیٰ ہے" ان تصریحات کی موجودگی میں اہلحدیث کی یہ الزام تراشی کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نعوذ باللہ اپنی وحی کو قرآنی وحی کے مقابلہ میں پیش کرتے بلکہ اسے درجہ میں بلند تسلیم کرتے ہیں۔ سرتاپا غلط ہے۔ خصوصاً اس امر کے پیش نظر کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا یہ دعوےٰ تھا۔ کہ آپ کو قرآن مجید اور رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی اتباع کے طفیل ہی مکالمہ و مخاطبہ الٰہیہ کا شرف حاصل ہوا۔ چنانچہ آپ فرماتے ہیں۔ "خدا تعالیٰ کے فضل سے میری یہ حالت ہے۔ کہ میں صرف اسلام کو سچا مذہب سمجھتا ہوں۔ اور دوسرے مذاہب کو باطل اور سراسر دروغ کا پتلا خیال کرتا ہوں۔ اور میں دیکھتا ہوں۔ کہ اسلام کے ماننے سے نور کے چشمے میرے اندر بہہ رہے ہیں۔ اور محض محبت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی وجہ سے وہ اعلیٰ مرتبہ مکالمہ الٰہیہ اور اجابت دعاؤں کا مجھے حاصل ہوا ہے۔ کہ جو بجز سچے نبی کے پیرو کے اور کسی کو حاصل نہیں ہو سکیگا۔" (آئینہ کمالاتِ اسلام صفحہ ۲۷۵ و صفحہ ۲۷۶) جو شخص اپنے الہامات کے متعلق یہ عقیدہ رکھتا ہو۔ کہ ان کا نزول محض قرآن مجید کی متابعت اور رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی برکت سے ہوا۔ وہ کس طرح کہہ سکتا ہے۔ کہ میری وحی قرآنی وحی سے بڑھ کر ہے

خدا کے تازہ کلام کی ضرورت

معترض نے چونکہ اپنے بے بنیاد خیال کی تائید میں نزول المسیح کی تحریر پیش کی ہے۔ اس لئے ضروری معلوم ہوتا ہے۔ کہ اسی کتاب کی ایک اور عبارت کی طرف اسے توجہ دلائی جائے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام الہامات کے نزول کے ذکر کے دوران میں فرماتے ہیں۔ "قرآن شریف خدا کا کلام تو ہے۔ بلکہ سب سے بڑا کلام مگر وہ تم سے بہت دور ہے۔ تمہاری آنکھیں اس کو دیکھ نہیں سکتیں۔ اب وہ تمہارے ہاتھ میں ایسا ہی ہے جیسا کہ توریت یہودیوں کے ہاتھ میں اسی وجہ سے اگر تم انصاف کرو۔ تو گواہی دے سکتے ہو۔ کہ بباعث اس کے کہ اس پاک کلام کے یقینی انوار تمہاری آنکھوں سے پوشیدہ ہیں۔ تم اس سے باطنی تقدس کا کچھ بھی فائدہ حاصل نہیں کر سکتے۔" اس عبارت میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے صاف الفاظ میں قرآن مجید کو خدا کا سب سے بڑا کلام قرار دیا ہے۔ مگر اس وجہ سے کہ مسلمان روحانیت سے بے بہرہ ہو چکے ہیں۔ اور قرآنی معارف انہیں دکھائی نہیں دے سکتے۔ آپ نے بتایا۔ کہ اس امر کی ضرورت تھی۔ کہ خدا تعالیٰ پھر اپنا تازہ کلام اتارتا۔ اور پھر انہیں یقین کی منازل تک پہنچاتا۔ بے شک کہا جائے گا۔ کہ کیا قرآن مجید مسلمانوں کو یقین کی منازل تک نہ پہونچا سکتا تھا۔ جو تازہ الہام کی ضرورت ہوئی۔ مگر یہ وہی اعتراض ہے۔ جو رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے سامنے بھی کیا گیا۔ حدیثوں میں آتا ہے۔ ایک صحابی نے رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے حضور عرض کیا۔ یا رسول اللہ جب ہم قرآن مجید اپنی نسلوں کو پڑھائیں گے۔ وہ اپنی نسلوں کو پڑھائیں گے۔ اور اسی طرح یہ سلسلہ چلا چلا جائے گا۔ تو قرآن دنیا سے کس طرح اٹھ جائے گا۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے مخاطب کر کے فرمایا۔ میں تو تجھے دانا سمجھتا تھا۔ کیا تورات یہودیوں کے پاس نہیں۔ اور کیا انہوں نے بھی نسلاً بعد نسل اس کا درس نہ دیا۔ پھر کیوں تورات ان میں سے اٹھ گئی۔ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی اس حدیث سے صاف طور پر ثابت ہے۔ کہ جب مسلمانوں پر بھی ایک ایسا زمانہ آئے گا۔ کہ قرآن مجید ان میں سے اٹھ جائے گا۔ اس وقت خدا تعالیٰ اپنے تازہ کلام کے ذریعہ پھر مسلمانوں کو اسلام کی طرف متوجہ کرے گا۔ یہ نہیں ہوگا۔ کہ قرآن مجید منسوخ ہو جائے۔ کیونکہ قرآن مجید دائمی شریعت ہے۔ ہاں چونکہ مسلمانوں کی روحانیت کی آنکھ اسے دیکھنے سے قاصر ہوگی۔ اس لئے پھر خدا تعالیٰ کے تازہ الہام کا چھینٹا ان کی آنکھیں کھولے گا۔ تاکہ وہ قرآن مجید کے انوار و برکات سے مستفیض ہو سکیں۔ اسی امر کو حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے نزول المسیح میں پیش فرمایا اور لکھا۔ "چونکہ عہد نبوت پر تیرہ سو برس گذر گئے۔ اور تم نے وہ زمانہ نہیں پایا۔ جبکہ صدہا نشانوں اور چمکتے ہوئے نوروں کے ساتھ قرآن اترتا تھا۔ اور وہ زمانہ پایا جس میں خدا کی کتاب اور اس کے رسول اور اس کے دین پر ہزارہا اعتراض عیسائی اور آریہ اور دہریہ وغیرہ کر رہے ہیں۔ اور تمہارے پاس بجز لکھے ہوئے چند ورقوں کے جن کی اعجازی طاقت سے تمہیں خبر نہیں ہے۔ اور کوئی ثبوت نہیں۔ اور جو معجزات پیش کرتے ہو۔ وہ محض قصوں کے رنگ میں ہیں۔ تو اب بتلاؤ۔ کہ تم کس راہ سے اپنے تئیں یقین کے بلند مینار تک پہنچا سکتے ہو۔ اور کس طریق سے دشمن کو بتلا سکتے ہو۔ کہ تمہارے پاس خدا پر یقین لانے کے لئے اور گناہ سے بچنے کے لئے ایک ایسی چیز ہے۔ جو دشمن کے پاس نہیں۔ تا وہ انصاف کر کے تمہارے مذہب کا طالب ہو جائے۔" (نزول المسیح صفحہ ۹۲) مگر افسوس اہلحدیث اپنی کوتاہ فہمی سے یہ سمجھ رہا ہے۔ کہ اگر قرآن مجید کے علاوہ کسی انسان پر کوئی وحی نازل ہو۔ تو اس سے یہ ثابت ہوتا ہے۔ کہ ملہم قرآن مجید کی اتباع کی ضرورت نہیں سمجھتا۔ یہ ایسا باطل اور لغو استنباط ہے۔ جو نہ صرف حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے عقائد کے خلاف ہے۔ بلکہ اگر اسے درست تسلیم کر لیا جائے۔ تو وہ تمام اولیاء اور اصفیا بھی امت محمدیہ کے مورد الزام ٹھہرتے ہیں۔ جنکا دعویٰ تھا۔ کہ ان پر وحی الٰہی نازل ہوتی ہے۔ ایسی وحی الٰہی جو قطعی اور یقینی ہوتی ہے۔ اور جس میں شک و شبہ کی ذرہ بھر بھی آمیزش نہیں ہوتی۔ لیکن دانا و صاحب بصیرت انسان سمجھتے ہیں۔ کہ قرآن مجید کی اتباع میں خدا تعالیٰ کے مکالمہ سے مشرف ہونا عظمت قرآن اور شوکت اسلام کی دلیل ہے۔ نہ اس امر کا

Digitized by Khilafat Library Rabwah

واقعاتِ عالم پر نظر

۱۔ ڈپٹی کمشنر (۲) سیاسی دُنیا (۳) سیواجی مہاراج

(الفضل کے سیاسی نامہ نگار کے قلم سے)

(۱)

حکومت برطانیہ کی نوآبادیات و مقبوضات میں کئی قسم کے طُرقِ حکومت کا رواج ہے۔ بعض جگہ ملک کو دیسی فرمانرواؤں کے سپرد کر کے ان پر افسر ضلع مقرر کیا جاتا ہے۔ جو ریذیڈنٹ کے سامنے ذمہ وار ہوتا ہے۔ دوسری جگہ قانون کی حکومت براہِ راست ہوتی ہے۔ اور افسر ضلع جملہ امور کے انصرام کا ذمہ وار ہوتا ہے۔ ایسے افسر کو کلکٹر یا ڈپٹی کمشنر کہتے ہیں۔ ہندوستان بالخصوص پنجاب میں "ڈپٹی کمشنر" نے اپنے اپنے علاقہ و انتظام میں وہ کام سرانجام دیا ہے جس کی سلطنت گر کلائیو نے بنیاد رکھی تھی۔ ڈپٹی کمشنر اکثر مقامات پر برطانیہ کے نام و نمود عزت و اقبال کی ترقی کا موجب ہوا ہے۔ ان انگریز افسروں نے رعایا کے قلوب پر اپنے اخلاق اپنے حسن تدبیر اور انصاف پسندی سے ایسا قبضہ کیا۔ کہ دیہاتی دوپہر کو گاؤں کے بڑ کے نیچے دیہاتی دُنیا کی سیاسیات پر تبصرہ کرتے ہوئے فخریہ کہتے سُنے گئے۔ "ادا یار اساڈا صاحب تے دیوتا ہے"۔ یعنی اے دوست! ہمارا صاحب تو فرشتہ ہے۔ ایک افسر کا اتنے بڑے رقبہ پر حکومت کرنا۔ امن قائم رکھنا۔ رعایا کے قلوب کو ہاتھ میں لینا۔ رعب سلطنت میں فرق نہ آنے دینا برطانیہ و انصاف کو ہم معنی بنانے کی کوشش کرنا۔ ان افسروں کا کام رہا۔ سخت خطرہ میں اپنے تئیں ڈال دینا۔ ننگی پیٹھ کے گھوڑے پر سوار ہو کر فسادات اور آگ بجھانے کے موقعہ پر پہونچ جانا۔ غرباء کے بچوں سے محبت اور زمینداروں سے ہمدردی کرنا وغیرہ واقعات ڈپٹی کمشنروں کی توصیف میں بیان کی جانیوالی کہانیوں میں اب تک محفوظ ہیں۔ ہمارے ضلع کو بھی ایسے نیک نام حکام کی موجودگی کا فخر رہا ہے۔ سلسلہ عالیہ احمدیہ بڑھنے پھولنے پھلنے اور دنیا کے کناروں تک پہونچنے کے لئے وجود میں آیا ہے۔ ہندوستان نے عارف بدھ کے بعد راجہ اشوک کے زمانہ میں اپنے کناروں سے باہر مبلغ بھیجے تھے۔ اور وہ بھی قرب و جوار کے ممالک میں۔ مگر خدا نے چاہا۔ کہ مسیح ہندوستان میں پیدا ہو۔ اور اس قدیم تہذیب کے گہوارہ سے ہندوستانی ایک مرتبہ اور دنیا کے دور و دراز کونوں تک ایک "ہندوستانی نبی" کا پیغام اسلام لیجائیں۔ احمدیت کے سفرا قادیان سے سمندر پار ممالک میں دوسری قوموں کو خدا کا پیغام پہونچا ئیں۔ ایک گمنام غیر معروف ضلع دُنیا میں شہرت پائے۔ اور ضلع کے ساتھ افسر ضلع کا بھی نام آئے۔ ہم کو خوشی ہے۔ کہ اس ضلع کے انگریز ڈپٹی کمشنر نے احمدیت کی تاریخ میں برطانیہ کا نام لکھوا دیا ہے۔ جس طرح رومن حکومت کے نمائندہ "پلاطوس" کا نام اناجیل میں محفوظ ہے۔ اس سے بڑھکر ڈگلس ڈپٹی کمشنر گورداسپور "پلاطوس ثانی" زمانہ مسیح موعود کا نام بطور نمائندہ برطانیہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کتب میں پہلے سے بڑی شان کے ساتھ لکھا جا چکا ہے۔ کاش پنجاب کی موجودہ حکومت اس خصوصیت کا احترام کرتی۔ اور اپنی مشکلات کا حل وفادار جماعتوں کے ساتھ تعاون اور اچھے ڈپٹی کمشنروں کے تقرر سے کرتی۔

(۲)

۴ ستمبر کو مجلس اقوام کا "تاریخ بنانے والا" اجلاس ہوگا۔ اس میں فیصلہ کیا جائیگا۔ کہ آیا اٹلی کی متمردانہ اور ظالمانہ سینہ زوری کو روکنے کے لئے کوئی مؤثر تدابیر اختیار کی جاسکتی ہیں؟ برطانیہ کے مدبرین جیسا کہ مسٹر رامزے میکڈانلڈ نے کہا۔ خاموشی ٹھنڈے دل اور غور کے بعد ایک نتیجہ پر پہونچ چکے ہیں۔ نتیجہ کیا ہے؟ گو دُنیا کو صراحتاً نہیں بتلایا گیا۔ مگر اشارتاً سب کچھ کہدیا گیا ہے۔ اٹلی سے ابی سینیا کی نسبت مزید سودا کرنے کی کوشش کی جارہی ہے۔ اور اگر سب کچھ ناکام رہا۔ جیسا کہ اٹلی کی جنگی ذہنیت کے باعث معلوم ہوتا ہے۔ تب انگلستان کا فیصلہ ہے۔ کہ فرانس اور دیگر ممبران کے ساتھ ملکر اٹلی کا اقتصادی مقاطعہ اور نہر سویز کے بند کرنے کا اعلان ہوگا۔ مسولینی اس کو اعلان جنگ تصور کرتا ہے۔ فرانس اٹلی کو ناراض نہیں کرنا چاہتا۔ نہ ہی برطانیہ سے بگاڑنے کو تیار ہے۔ اندریں حالات اگرچہ دُنیا کی ہر سلطنت اسوقت جنگی تیاریوں میں مصروف ہے۔ مگر جنگ میں کودنے کے لئے پہل کوئی نہیں کریگی۔ اور طاقتور اٹلی اور کمزور ابی سینیا کو میدان جنگ میں اترنا پڑے گا۔ اگر کوئی قوم اپنے گھر کو محفوظ کرنے اور آخری قطرہ خون بہانے کے لئے تیار ہو جائے۔ تو اس کے جذبات وہی ہوتے ہیں۔ جن کا ایک نوجوان جاپانی نے اگلے دن کوبے میں ہمارے ایک دوست سے اظہار کیا جیب وطن پرست نے کہا "اگر امریکہ و برطانیہ کے بیڑے مل کر ہم پر حملہ آور ہوں۔ تو بھی ہم یقین رکھتے ہیں۔ کہ ہم ان کو شکست دینگے" ترکوں کے اسی عزم نے یونان کو سمندر میں دھکیل دیا۔ اور برطانوی پشت پناہی نے کچھ کام نہ دیا۔ ایران کی اس مضبوط قوتِ ارادی نے خلیج فارس سے اجنبی اثرات کو دور کر دیا۔ پس ابی سینیا کا عزم اسکے ساتھ تمام اسلامی دُنیا اور مسیحی عالم کی اور مزدور غریب جماعتوں کی ہمدردی کو لائیگا۔ اور بہت ممکن ہے۔ کہ عدلیس آبابا پر جو بم گریں وہ یورپ اور کل دنیا کے خرمنِ امن کو برباد کردیں۔ سیاسی دنیا کے آسمان پر سخت گھنے سیاہ بادل آرہے ہیں بجلیاں کڑک و دمک رہی ہیں۔ چند روز میں ہوا کا رُخ بتا دیگا۔ کہ طرابلس کے عربوں کا خون ناحق اپنے حلیفوں کے ساتھ جنگ عظیم میں غداری اور مجلس اقوام کے خود وضع کردہ قوانین سے روگردانی اور طاقت و زور کے بل پر ظلم کا ارتکاب کس طرح رنگ لاتا ہے۔ سیاسی دُنیا کا مطلع تاریک اور فضا اس رنگ کی ہے۔ جو جنگ عظیم کے شروع ہونے سے قبل تھی بساط وہی ہے۔ البتہ مہرے کھیل کا آغاز کرنیوالے جدا ہیں:۔

(۳)

زمانہ کی ترقی اور تحقیقات کے ذرائع کی فراوانی۔ ہر قوم میں غیر متعصب محققین کا پیدا ہونا۔ کل کی صحیح سمجھی جانیوالی باتوں کو آج غلط اور کل تک غلط متصور ہونیوالے امور کو آج صحیح قرار دے رہا ہے۔ ہندوستان کی خوش قسمتی ہے۔ کہ پہلے ہندو محققین نے حضرت اورنگ زیب علیہ الرحمۃ کو تعصب سے پاک ہندوؤں پر شاہانہ ملاطفت و عنایات کرنے۔ مندروں کو عطیات دینے اور برہمنوں کی عزت کا پاس کرنیوالا فرمانروا قرار دیا ہے۔ اور اعلیٰحضرت شہنشاہ محی الدین غازی کے فرامین مبارک محفوظ ہیں جو منافرت پھیلانے والے وقائع نویسوں کے بنائے ہوئے خالی از صحت نتائج کی تردید کرتے ہیں۔ اب نہایت خوشی کا مقام ہے۔ کہ کلکتہ کے معزز ماہر تاریخ مولانا عبدالعلی صاحب نے اپنے علمی تجسس اور گہری تحقیق کے نتائج کی رُو سے ظاہر کیا ہے کہ مہاراجہ سیواجی کو اسلام اور مسلمانوں کا دشمن قرار دینا پرلے درجہ کی بے انصافی ہے آپ فرماتے ہیں۔ کہ مشہور مورخ خافی خاں گو سیواجی کے افضل خان کو قتل کرنے کے فعل کو "شیطانی" اور دغابازی قرار دیتا ہے۔ مگر ساتھ ہی لکھتا ہے "سیواجی نے قاعدہ بنا رکھا تھا۔ کہ مساجد" اللہ کی کتاب اور عورتوں کو نقصان نہ پہونچایا جائے۔ جب کبھی قرآن شریف کی کوئی جلد اس کے ہاتھ لگی۔ اس نے اس کا ادب کیا۔ اور اپنے مسلمان ہمراہیوں میں سے کسی ایک کو دیدیا"

مورخ خافی خاں کی اس اطلاع کی تصدیق کتاب واقعاتِ مملکتِ بیجاپور کے قابل مصنف نے اس طرح فرمائی ہے:۔

سیواجی بہت سی خوبیوں کے مالک تھے اسلامی مورخین لکھتے ہیں۔ کہ وہ قرآنِ کریم کی عزت اور مساجد کا احترام کرتے تھے۔ عورتوں اور بچوں سے انکا سلوک ہمیشہ قابلِ تعریف رہا"

"سیواجی ایک مسلمان ولی بابا یاقوت ساکن کیلوسی متصل بانکوٹ ضلع رتناگری کے مخلص عقیدتمند تھے۔ نہ صرف انکی بری و بحری فوج میں اعلیٰ مسلمان افسر تھے۔ بلکہ انکی سول سروس میں بھی مسلمان حکام تھے۔ قاضی حیدر جو مہاراجہ سیواجی کے سیکرٹری تھے۔ مہاراجہ کے مرنیکے بعد جبکہ شرابخور سنبھاجی گدی پر بیٹھا مستعفی ہوگئے۔ اور شہنشاہ اورنگزیب کی ملازمت میں داخل ہو کر قاضی القضاۃ کے عہدہ پر ترقی کر گئے۔ مسٹر ملنگ نے لکھا ہے۔ کہ مساجد کی روشنی اور درگاہوں کی آبادی کے لئے سرکاری امداد اور مسلمان پیروں کے وظائف جاری رکھے گئے"

مولانا عبدالعلی آخر میں فرماتے ہیں۔ کہ شہنشاہ اورنگزیب کے لکھے ہوئے پانچ خط ستارہ کے عجائب گھر میں محفوظ ہیں۔ ان میں غازی شہنشاہ مہاراجہ سیواجی کو "مطیع الاسلام" کے لقب سے ملقب کرتے ہیں" کیا ہندوستانیوں کیلئے وقت نہیں۔ کہ وہ۔۔۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

لیڈرانِ احرار پر مسلمان اخبارات کی پھٹکار

(۵)

سکھ مولوی

معاصر سیاست لاہور اپنے ۱۶ اگست کے پرچہ میں لکھتا ہے۔

یہ خود ساختہ احراری رہنما جب تحریک کشمیر کے سلسلہ میں قید ہو گئے۔ تو ان کے دو خاص رکن مولوی عبدالرحمٰن نکودری جو مولانا حبیب الرحمٰن لودیانوی کے رشتہ دار ہیں۔ اور ایک عنایت اللہ شاہ بخاری جو کالری دروازہ گجرات کی جامع مسجد کے امام ہیں۔ اور اپنے آپ کو سید عطاء اللہ شاہ بخاری کا رشتہ دار بتاتے ہیں۔ یہ دونوں گجرات جیل میں قید تھے۔ اور ان کے علاوہ اور بھی نوجوان جو گجرات سوہدرہ۔ وزیر آباد جہلم کے تھے۔ انہی دنوں میں سکھوں نے ڈسکہ پر مورچہ لگا رکھا تھا۔ اور کھڑک سنگھ بھی اسی جیل میں قید تھا۔ چونکہ احراری سپیشل کلاس والوں کو گوشت ملتا تھا۔ کھڑک سنگھ نے مطالبہ کیا۔ کہ مجھے جھٹکہ ملنا چاہئے جب اس کا مطالبہ پورا نہ ہوا۔ تو اس نے بھوک ہڑتال کر دی۔ قاضی رحمت اللہ صاحب بی۔ اے۔ ای۔ اے۔ سی نے جو جیل کے سپرنٹنڈنٹ تھے۔ کہا کہ اگر احراری قیدیوں کو اعتراض نہ ہو۔ تو میں آپ کی سفارش کر سکتا ہوں۔

اس پر کانگریسیوں نے جو وہاں قید تھے۔ اپنی بارک میں چائے پکائی۔ اور عبدالرحمٰن اور عنایت شاہ کو مدعو کیا۔ اور ایک درخواست پیش کی۔ ان دونوں ایمان فروشوں نے فوراً دستخط کر دئے بلکہ عبدالرحمٰن نکودری نے تو یہاں تک لکھ دیا کہ میں جھٹکہ کے برتن میں کھانے کو تیار ہوں۔ جب یہ بات دوسرے مسلمان نوجوانوں تک پہنچی تو انہوں نے ان مولویوں کی جو ایک چائے کی پیالی پر ایمان فروخت کر آئے تھے خوب گت بنائی۔ اور ایک درخواست بدیں مضمون دے دی۔ کہ اگر سکھوں کو جھٹکا دیا گیا۔ تو فساد ہو جائے گا۔

اس پر کھڑک سنگھ کو لاری پر لاد کر سنٹرل جیل لاہور پہنچایا گیا۔ اسی طرح نیو سنٹرل جیل ملتان میں چند ایک سکھوں نے بھوک ہڑتال کی۔ اور جھٹکہ کا مطالبہ کیا۔ صاحب سپرنٹنڈنٹ نے کہا کہ چونکہ یہاں احراری لیڈر قید ہیں ان کو اعتراض نہ ہو۔ تو میں سفارش کر دونگا مولانا حبیب الرحمٰن۔ مولانا داؤد غزنوی۔ احمد علی اور عبدالرحمٰن نکودری دیگر گجرات سے تبدیل ہو کر ملتان پہنچ گیا تھا، کو سپرنٹنڈنٹ جیل نے اپنے کمرہ میں بلوایا۔ اور تمام معاملہ ان کے سامنے رکھا۔ انہوں نے کہا۔ کہ ہم مشورہ کر کے بتائیں گے۔ بارک میں آ کر میٹنگ ہوئی۔ انہوں نے صاف کہہ دیا۔ کہ ہم کو کوئی اعتراض نہیں بلکہ سکھ ہمارے باورچی خانہ میں جھٹکا پکا سکتے ہیں۔ اس پر راقم الحروف مولانا مرتضیٰ احمد خان صاحب میکش۔ ڈاکٹر اللہ دتا کنجاہی اور چند سرحدی پٹھان سخت ناراض ہوئے۔ ان کے اس طرز عمل کو سخت برا منایا اور جھگڑے ہوئے اور ان بدطینت مولویوں کو کہہ دیا گیا۔ کہ تم سکھ مولوی ہو۔ جاؤ۔ آج سے ہمارا تمہارا کوئی واسطہ نہیں۔ اور آتے ہی ایک درخواست سپرنٹنڈنٹ جیل کو دی کہ اگر سکھوں کو جھٹکہ ملے گا۔ تو ہمیں گائے کا گوشت ملنا چاہئے۔ یہ حالت دیکھ کر جھٹکہ بند ہو گیا۔ اور ان سکھوں کا لاہور چالان ہو گیا۔

یہ سکھ مولوی کس طرح مسجد شہید گنج کے لئے میدان میں اتر سکتے تھے۔ جب کہ یہ جھٹکہ کے برتنوں اور اپنے باورچی خانوں میں جھٹکہ پکوانے تک کو تیار تھے کشمیر کی مساجد کی بے حرمتی اور رسول خدا کی بے عزتی کر دینے والی محبت سے واسطہ نہ تھا بلکہ ان کا مقصد محض مسلمانوں کو لوٹنا تھا۔ یہ چھ آدمی جو آل انڈیا احرار بنائے بیٹھے ہیں۔ ان میں سے سوائے ایک آدھ کے باقی تمام سخت مفلس اور قلاش تھے کوئی مسجد میں دو صد "لوٹا" پانی ڈالا کرتا تھا۔ کسی کا جمعرات کی روٹیوں پر گذارا تھا کوئی نوکری کے چھن جانے سے دربدر دھکے کھاتا بسر مارا مارا پھرا کرتا تھا۔ کوئی درزی تھا۔

انہوں نے مغل پورہ کالج ایجی ٹیشن جاری کر کے گیارہ ہزار روپیہ لوٹا۔ پھر کشمیر کی تحریک حکومت سے مل کر جاری کی لاکھوں روپیہ ہضم کیا۔ گلگت میں چھاؤنیاں ڈلوا دیں جہلم کے نزدیک میرپور کے مورچہ پر الٰہی بخش ساکن چنیوٹ سنگین سے شہید ہوا۔ ہمارا ارادہ تھا۔ کہ اس کی نعش کو بذریعہ لاری نہر کی پٹڑی چنیوٹ پہنچایا جائے۔ مگر ان رہنمایان احرار کو ایسا موقع خدا دے۔ جھٹ جہلم تار دے مارا۔ کہ نعش گجرات وزیر آباد۔ گوجرانوالہ کے راستے لاہور پہنچائی جائے۔ چنانچہ ایسا ہی ہوا۔ ان شہروں میں نعش کی نمائش کرا کر پھر براہ لائل پور چک جھمرہ چنیوٹ پہنچائی گئی۔ اس نمائش کا لازمی نتیجہ جو ہوا۔ وہ یہ ہے کہ مسلمانوں نے جو بالکل صاف باطن ہیں اپنے گاڑھے پسینے کی کمائی چندوں میں دے دی۔ اور لاکھوں روپیہ لاہور دفتر احرار (جو کہ ان ڈاکوؤں کا اڈا ہے) پہونچ گئے اور پھر کس طرح انہوں نے بہ آپس میں روپیہ بانٹا۔ یہ بھی ایک داستان عجیب ہے جو پھر عرض کی جائے گی۔ اس طرح انہوں نے شہید کا خون بیچ کر روپیہ بٹورا۔ الٰہی بخش شہید کا والد ایک بوڑھا آدمی ہے جو کباب بناتا ہے اس کے دو بچے۔ اور نوجوان بیوی رہ گئی۔ بچوں کی عمر اس وقت ۲ اور ایک سال تھی۔ جس الٰہی بخش کی نعش کا فلم دکھا کر دنیا کو لوٹا تھا۔ اس کے بیوی اور بچوں کو ایک پھوٹی کوڑی تک نہ دی وہ بے چارے آج کوڑی کوڑی کو محتاج ہیں اور آج عطاء اللہ شاہ۔ حبیب الرحمٰن وغیرہ کے محلات اور مکانات کھڑے ہیں اور ایک نواب کی طرح زندگی بسر کر رہے ہیں۔

ہاں ایمان فروشو مکارو اور قزاقو خوب عیش کر لو۔ یقیناً تمہیں دوزخ کی آگ کا ایندھن بننا ہوگا۔ یہ دنیا چار روزہ ہے۔ آخر یہاں سے چلنا ہوگا ایک ایک کوڑی کا حساب تم سے لیا جائے گا۔ گو تم نے دنیا میں تو کہہ دیا کہ "ہم چندہ مانگیں گے کھائیں گے۔ مگر حساب نہ دیں گے" تمہاری اس بدمعاشی کی سزا ضرور تمہیں ملے گی۔ تمہاری سزا کا وقت اب شروع ہو چکا ہے یہ خدائے عزوجل کی منشا تھی۔ کہ تم شہید گنج کی مسجد میں شامل نہ ہو۔ یہ تمہارا قصور نہیں۔ خدا کو یہی منظور تھا۔ دیکھا تم نے اپنے مولا اور رب کو ناراض کیا۔ اور دنیا تم سے ناراض ہو گئی اب جہاں جاتے ہو تم کو سخت بے عزت کیا جاتا ہے۔ اللہ کا عذاب ہے۔ جو یقیناً تم پر نازل ہو چکا ہے۔ خداوند کریم تمہاری جملہ بدعنوانیوں کے پول اپنی مخلوق سے کھلوائے گا۔ اور تم اس قدر ذلیل و رسوا ہو جاؤ گے کہ یاد کرو گے۔ قوم کو دھوکا دے کر لوٹ کر کبھی کوئی زیادہ عرصہ عیش نہیں اڑا سکا یتیموں بیواؤں کا روپیہ اگلنا پڑے گا۔ تم نے مسلمانوں کا روپیہ شیر مادر سمجھ کر ہضم کیا۔ اب تم کچھ بھی کرو۔ لاکھ اپنی صفائی میں بیانات نکالو۔ اپنی حمایت میں اخبار جاری کر دو۔ کچھ نہ ہوگا۔ جہاں جاؤ گے ذلیل و رسوا کئے جاؤ گے۔ یہ تمہارے اپنے ہی ہاتھوں کے کرتوت ہیں۔ تم نے مسلمان شہداء کو "مردار" کہا۔ مردار تم ہو۔ (جیل کے اندر جو تمہاری اخلاقی حالت تھی وہ پھر لکھوں گا۔ یقیں تمہیں خود سے ڈر لا نہیں) اگر جرأت ہے تو میری ان باتوں کی تردید کرو

ڈاکٹر نذر محمد ایل۔ ایم پی۔ بی ایڈیٹر آنریری جہلم

(۶)

"احرار اور سرکار"

معاصر الامان دہلی (۱۶ اگست) مندرجہ بالا عنوان سے لکھتا ہے۔

"مدعیان حریت" اجارہ داران قیادت یعنی "احرار پنجاب" نے کونسلوں اور وزارتوں پر قبضہ کرنے کے لئے سکھوں سے رشتہ جوڑ کر جس طرح مسلم حقوق اور مسلم رائے عامہ سے بغاوت اختیار کی۔ اس کا راز سربستہ گذشتہ اشاعت کے شذرہ میں منکشف کیا جا چکا ہے۔ لیکن ہر دست ان مدعیان حریت کی حکومت پروری۔ اور حصول وزارت کی ہوس میں حکومت سے رشتہ جوڑنے کی خفیہ سرگرمیوں پر بدیں وجہ پردہ پڑا ہوا تھا۔ کہ اب تک کوئی روشن دلیل ہمارے ہاتھ نہ آئی تھی۔ آخر کار یہ بھی ہو گیا۔ اس اجمال کی تفصیل یہ ہے کہ ۹ اگست کو جب مسجد خیر الدین امرتسر میں احرار کے ایک جلسہ منعقد ہونے کا اعلان ہوا

Digitized by Khilafat Library Rabwah

تو فوراً کوتوال شہر نے مسٹر عزیز ہندی کو طلب کرکے ایڈیشنل ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ کی بارگاہ پہونچایا۔ جہاں مسٹر عزیز ہندی کو جو اس سے قبل احرار کے "ڈھول کی پول" کھول چکے تھے۔ تنبیہ کی گئی۔ کہ وہ یا ان کی پارٹی احرار کے جلسہ میں "گڑ بڑ" نہ کریں۔ اسی طرح دیگر نوجوانوں کو بھی تنبیہ کی گئی۔ معاصر انقلاب رقمطراز ہے۔ کہ جب مسجد شہید گنج کے بارے میں مسلم پرنٹنگ پریس میں کسی شخص نے احرار کے خلاف پوسٹر شائع کرایا جس میں حکومت کے متعلق ایک حرف بھی مخالفانہ موجود تھا۔ تو بھی انقلاب والوں کو تنبیہ کی گئی۔ کہ "تم نے احرار کے خلاف سخت قابل اعتراض پوسٹر شائع کیا ہے۔ لہذا متنبہ کیا جاتا ہے۔ کہ اس قسم کا پوسٹر شائع نہ کیا جائے۔" ان دو روشن دلیلوں سے بھی زیادہ دلچسپ وہ طرز تحریر اور القاب و آداب ہے۔ جو آجکل نیم سرکاری اور اینگلو انڈین اخبارات جو حکومت کی پالیسی کے "نقیب" کہلاتے ہیں۔ احراری سرگرمیوں اور احراری لیڈروں کے متعلق استعمال و اختیار کر رہے ہیں تحریک مسجد شہید گنج سے قبل یہی احراری تھے۔ جنہیں اینگلو انڈین پریس کانگریس کا "وظیفہ یاب" طبقہ کہکر دھتکارا کرتا تھا۔ مگر آج وہ "مسلمانوں کا ہوشمند طبقہ" قرار دیا جاتا ہے یہی مولوی حبیب الرحمن۔ سید عطاء اللہ شاہ بخاری مسٹر افضل حق وغیرہ تھے۔ جنہیں "احراری ایجی ٹیٹر" کہکر ملاحیاں سنائی جاتی تھیں۔ اور حکومت کو ابھارا جاتا تھا۔ آج یہی صاحبان "مولانا حبیب الرحمن صدر مجلس احرار اسلام ہند" "مولانا سید عطاء اللہ شاہ بخاری اور مولانا افضل الحق صاحب" احرار کے "واجب التعظیم لیڈر" کے عنوان سے یاد کئے جاتے ہیں ع

ببیں تفاوت رہ از کجاست تا بہ کجا

کیا ان دلائل کے بعد بھی کوئی اس حقیقت سے انکار کر سکتا ہے۔ کہ "احرار" آجکل اسی سرکار پرستی کے دلدل میں پھنس رہے ہیں۔ جس میں پھنسنے کے بعد آجتک کوئی نکل نہیں سکا۔

(۷)

مسلمانوں کی بے آبروئی کے ذمہ دار احرار ہیں

خواجہ حسن نظامی صاحب اپنے اخبار منادی (۷ اگست) میں لکھتے ہیں:۔

"احرار کمیٹی والے سیاسی لوگ ہیں۔ ان کو مذہب سے اتنا تعلق بھی نہیں ہے۔ جتنا کالے اُڑد کو سفیدی سے تعلق ہوتا ہے۔ انہوں نے قادیانیوں کی مخالفت مذہبی بنیاد پر نہیں کی تھی۔ بلکہ وہ آئندہ زمانہ میں اپنے لئے وزارتوں اور ممبریوں کا راستہ صاف کرنا چاہتے تھے۔ پس جب لاہور کی مسجد کا معاملہ شروع ہوا۔ تو انہوں نے محسوس کیا۔ کہ آئندہ کی لیڈر دوڑ میں سکھوں اور ہندوؤں اور انگریزوں سے سابقہ پڑے گا۔ مسجد کی حمایت میں دخل دیا۔ تو یہ تینوں بگڑ جائیں گے۔ جس طرح عمرو بن سعد نے سائے کی حکومت حاصل کرنے کے لئے فاطمہ بنت رسول اللہ کے بچوں کو تہ تیغ کر ڈالا۔ اسی طرح لاہور کی مسجد کی نسبت احرار کمیٹی نے فتویٰ دے دیا۔ کہ چونکہ سکھ عرصہ دراز سے اس مسجد پر قابض ہیں اس واسطے مسلمانوں کا اب کوئی قانونی حق اس پر باقی نہیں رہا ہے۔

آج احرار کے نمک خوار اخبار مسلمانوں کو یہ کہکر تسلی دے رہے ہیں۔ کہ احرار نے کونسا گناہ کیا ہے جس کی بنا پر ان سے اتنی ناراضی ظاہر کیجاری ہے میں کہتا ہوں۔ ان کا سب سے بڑا گناہ یہ ہے۔ کہ انہوں نے بغیر کسی حق فتویٰ دہی یہ فتویٰ دیا۔ کہ مسجد مذکور چونکہ سکھوں کے قبضہ میں ہے۔ اس واسطے مسلمانوں کا اس پر کوئی حق نہیں ہے۔ اور انہی کے فتوے اور بیان سے سکھوں کو مسجد کے شہید کرنے کی جرأت ہوئی۔ کیونکہ سکھ اور گورنمنٹ کے حکام دونوں یہ سمجھتے تھے۔ کہ احرار کی پنجاب میں بہت بڑی طاقت ہے۔ اور عوام ان کے ہاتھوں میں ہیں۔ جب احرار یہ فتویٰ دیتے ہیں تو مسجد کا توڑ ڈالنا مضر نہیں ہوگا۔ اور چونکہ لاہور کے ڈپٹی کمشنر اور سٹی مجسٹریٹ بھی سکھ تھے اس واسطے ان کے لئے دیوانوں کی یہ غلط ہُو ایک سہارا بن گئی۔ اور انہوں نے مسلمانوں کے عام خیال سے بے پرواہ ہو کر مسجد توڑنے میں رکاوٹ نہ کی۔ اور سرکاری حفاظت میں مسجد توڑ ڈالی گئی۔ پس اس ساری خونریزی اور مسجد کی بے حرمتی اور مسلمانوں کی تکلیف اور بے آبروئی کے ذمہ دار احرار ہیں۔ اور ان کے بعد سکھ ہیں۔ اور ان کے بعد لاہور کے حکام ہیں اور ان کے بعد وہ لیڈر ہیں۔ جنہوں نے اپنے ذاتی مفاد کے لئے مسلمانوں کے قومی مفاد کو پس پشت ڈال دیا۔ اور عام مسلمان عورت مرد اور بچے مصائب میں مبتلا ہو گئے۔

احرار کمیٹی کے نمک خوار اخبار اور لیڈر اب مسلمانوں کو ایک اور چکمہ دینے کی کوشش کر رہے ہیں۔ یعنی ہر جگہ اخباروں میں بیان شائع کرا رہے ہیں۔ اور جلسے کرکے تقریریں کر رہے ہیں۔ کہ احرار کو قادیانی پارٹی نے بدنام کیا ہے۔ اور اس شورش کے اندر جو احرار کے خلاف برپا ہے۔ قادیانیوں کا ہاتھ ہے۔ چنانچہ دہلی جامع مسجد کے جلسہ میں بھی مولوی عظمت اللہ صدر احرار کمیٹی نے اس قسم کی تقریر کی۔ اور اپنے ساتھ چند آدمی لے کر آئے۔ اور ان سے ان لوگوں کو زدوکوب کرایا۔ جنہوں نے ایک جمعہ پہلے جامع مسجد میں احرار کے خلاف جلسہ کیا تھا۔ مگر احرار کو معلوم ہونا چاہئے۔ کہ وہ مخلص مسلمانوں کو اس طرح مرعوب نہیں کر سکتے۔"

(۸)

احرار کی حکومت پرستی

دہلی کا ماہوار رسالہ "اسلامی دنیا" بابت ماہ جولائی لکھتا ہے:۔

"ہندوستان میں مسلمانوں کی سیاسیات کا گہری نظر سے مطالعہ کرنے کے بعد ہم اس نتیجہ پر پہونچے ہیں۔ کہ دنیا کے کسی حصہ میں بھی غدار لیڈروں کے ہاتھوں مسلمان اس قدر تباہ نہیں ہوئے جتنے کہ ہندوستان میں تباہ ہوئے ہیں۔ خلافت کی تحریک نے مسلمانوں کو لوٹ کر تباہ کر دیا۔ اور مجلس احرار نے تو مسجد شہید گنج کے معاملہ میں مسلمانوں کے ساتھ غداری کی انتہا کر دی۔ عین اس وقت جب مسلمانوں کی قربانیوں کے نتائج برآمد ہونیوالے تھے۔ مجلس احرار نے اپنے طرز عمل سے مسلمانوں میں افتراق پیدا کر دیا اور افتراق پیدا کر دینے کے بعد ان سکھوں کے بازو مضبوط کر دیئے۔ جنہوں نے مسجد شہید گنج کو مسمار کرکے ہندوستان کے دس کروڑ مسلمانوں کے دلوں کو زخمی کر دیا۔ مجلس احرار جیسی افتراق انگیز انجمنوں نے ہمیشہ مسلمانوں کو نقصان پہونچایا ہے۔ ایسے ہی غداروں کے ہاتھوں مسلمان ذلیل ہوئے ہیں۔ مجلس احرار کی اس غدارانہ روش کے بعد مسلمانوں کو معلوم ہو گیا۔ کہ عطاء اللہ شاہ بخاری کی مجلس احرار ان کوفیوں سے زیادہ حیثیت نہیں رکھتی۔ جنہوں نے آل رسول کو اور عاشقان اسلام کو کربلا کر یزید کے ہاتھوں شہید کرا دیا تھا۔ مجلس احرار کی حکومت پرستی اور سکھ دوستی کو دیکھتے ہوئے ہم ہندوستان کے نوجوانوں سے کہتے ہیں۔ کہ خدا کے لئے وہ اٹھیں۔ اور ان لیڈروں کی لیڈری کا پردہ چاک کر دیں اور ان کو پلیٹ فارم سے نیچے گرا دیں۔ جو اسلام کو سر بازار نیلام کر رہے ہیں۔ ہمارے نزدیک غدار لیڈروں اور افتراق انگیز رہنماؤں کے اقتدار کو ختم کر دینا سب سے بڑی اسلام دوستی اور قوم پرستی ہے۔

مجلس احرار کے نزدیک نعوذ باللہ خانہ خدا اور قمار خانہ میں کوئی فرق نہیں ان غداروں کے نقطۂ خیال سے اگر خانہ کعبہ پر بھی مسجد شہید گنج کی طرح کسی کا غاصبانہ قبضہ ہو جائے۔ اور وہ اُسے ڈھا دے۔ تو مسلمانوں کو خاموش رہنا چاہئے۔ جہاں تک مسلمانوں کا تعلق ہے ان کے لئے تو ایسے نازک وقت میں خاموش رہنا ناممکن ہے۔ البتہ مجلس احرار جو کہ سکھوں اور حکومت کے ہاتھوں بکی ہوئی ہے۔ ضرور خاموش رہ سکتی ہے۔ عطاء اللہ شاہ بخاری اور ان کی مجلس احرار کے نزدیک مسجد کی شہادت بے معنی ہے لیکن ان لوگوں کے گھروں کو سکھوں نے کھود کر پھینک دیا ہوتا۔ تو دنیا دیکھ لیتی۔ کہ ان کی رواداری کس قدر طوفان برپا کرتی مجلس احرار کو معلوم ہونا چاہئے۔ کہ ایک مجلس احرار نہیں۔ اگر دس مجلس احرار بھی سکھوں کی پشت پناہی کے لئے کھڑی ہو جائیں گی۔ تو مسلمان خاموش ہونے والے نہیں۔ مسلمان مسجد شہید گنج کو واپس لیں گے اور ضرور لیں گے۔ اور انشاءاللہ آئینی جدوجہد میں رہتے ہوئے اس وقت تک جنگ کریں گے۔ جب تک مسجد مسلمانوں کو واپس نہیں کر دی جاتی۔

عطاء اللہ شاہ بخاری اس چیز کو سمجھ لیں۔ کہ مسجد کبھی نہیں مٹائی جا سکتی۔ البتہ مجلس احرار ضرور مٹ سکتی ہے۔ مجلس احرار کے اس رویہ کو احراریوں کی موت سمجھنا چاہئے۔ ہمارا یہ خیال ہے۔ کہ مجلس احرار کی اس سکھ دوستی نے مجلس احرار کو قطعی مردہ کر دیا ہے۔ اور مسلمانوں نے سمجھ لیا ہے۔ کہ مجلس احرار اور مہاسبھا دونوں میں کوئی فرق نہیں۔"

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ہمارے تیار کردہ مال کے استعمال کے متعلق

حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

کا ارشاد آپ الفضل میں ملاحظہ فرما چکے ہیں۔ اب آپ پر واجب ہے کہ بہر حال آپ ہماری "اونٹ مارکہ" جرابیں ہی استعمال کریں۔ ان کے استعمال سے آپ کافی بچت کر سکتے ہیں کیونکہ یہ پہننے میں نہایت عمدہ اور مضبوط تسلیم کی گئی ہیں۔ اگر آپ کے شہر میں دستیاب نہیں ہوتیں تو براہ راست کمپنی سے طلب فرماویں۔ آرڈر کم از کم چھ درجن کا ہونا چاہیئے۔ تفصیلات کے لئے کمپنی کو تحریر کریں۔

دی سٹار ہوزری ورکس لمیٹڈ۔ قادیان

محافظ جنین حب اٹھرا (رجسٹرڈ)

اسقاط حمل کا مجرب علاج ہے

جن کے گھر حمل گر جاتے ہیں۔ مردہ بچے پیدا ہوتے ہیں۔ پیدا ہو کر فوت ہو جاتے ہیں۔ اکثر ان بیماریوں کا شکار ہوتے ہیں۔ سبز پیلے دست ستے۔ تشنج۔ دردپسلی یا نمونیہ ام الصبیان۔ پرچھاواں یا سوکھا بدن پر پھوڑے پھنسی۔ چھالے۔ خون کے دھبے پڑنا۔ دیکھنے میں بچہ موٹا تازہ اور خوبصورت معلوم ہونا۔ بیماری کے معمولی صدمے سے جان دیدینا۔ بعض کے ہاں اکثر لڑکیاں پیدا ہونا۔ اور لڑکیوں کا زندہ رہنا۔ لڑکے فوت ہو جانا۔ اس مرض کو طبیب اٹھرا اور اسقاط حمل کہتے ہیں۔ اس موذی بیماری نے کروڑوں خاندان بے چراغ و تباہ کر دیئے ہیں۔ جو ہمیشہ ننھے بچوں کے منہ دیکھنے کو ترستے رہے اور اپنی قیمتی جائدادیں غیروں کے سپرد کر کے ہمیشہ کے لئے بے اولادی کا داغ لے گئے۔ حکیم نظام جان اینڈ سنز شاگرد قبلہ مولوی نورالدین صاحب شاہی طبیب سرکار جموں و کشمیر نے آپ کے ارشاد سے ۱۹۱۰ء میں دواخانہ ہذا قائم کیا۔ اور اٹھرا کا مجرب علاج "حب اٹھرا رجسٹرڈ" کا اشتہار دیا۔ تاکہ خلق خدا فائدہ حاصل کرے۔ اس کے استعمال سے بچہ ذہین۔ خوبصورت۔ تندرست۔ مضبوط اور اٹھرا کے اثر سے محفوظ پیدا ہوتا ہے۔ اٹھرا کے مریضوں کو حب اٹھرا کے استعمال میں دیر کرنا گناہ ہے۔ قیمت فی تولہ عہ مکمل خوراک ۱۱ تولہ ہے۔ یکدم منگوانے پر لعہ روپیہ علاوہ محصولڈاک۔ المشتہر حکیم نظام جان اینڈ سنز دواخانہ معین الصحت قادیان

تخفیف

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کے اس ارشاد کے بموجب کہ دواؤں کی قیمت کم ہونی چاہیئے۔ ہم نے عرق نور کی قیمت عہ فی شیشی یا پیکٹ کی بجائے عہ کر دی ہے۔

تاکہ ضرورت مند احباب آسانی سے فائدہ اٹھا سکیں۔ اگر آپ کو یا آپ کے عزیزوں کو بڑھی ہوئی تلی۔ ضعف جگر یا معدہ۔ یرقان کمی بھوک۔ کمزوری شانہ۔ دائمی قبض۔ پرانا بخار۔ یا کھانسی جیسے امراض سے تکلیف ہے۔ تو عرق نور مجرب المجرب ثابت ہوگا موسمی بخار کے ایام میں اس کا استعمال بخار کو روکتا ہے۔ مصفی خون ہونے کے علاوہ اپنی مقدار کے برابر صالح خون پیدا کرتا ہے۔

عورتوں کی پوشیدہ امراض کے لئے اکسیر اعظم ہے بانجھ پن۔ اٹھرا کے لئے لاجواب دوا ہے۔ ماہواری کی خرابی۔ قلت خون اور درد کو دور کر کے بچہ دانی کو قابل تولید بناتا ہے۔ فہرست مفت طلب کریں۔

ڈاکٹر نور بخش اینڈ سنز عرق نور قادیان

حبوب بواسیر خونی و بادی

خواہ کتنی پرانی بواسیر خونی یا بادی ہو۔ ان گولیوں کے استعمال سے پندرہ روز میں دور ہو جاتی ہے اور پھر کبھی نہیں ہوتی۔ نہایت مجرب دوا ہے صدہا مریض اچھے ہو چکے ہیں۔ آپ تجربہ کر کے دیکھیئے۔ قیمت بھی بہت کم ہے یعنی صرف دو روپیہ عہ معمولی دوا فروشوں کی ادویات سے بچیئے!! بچیئے!! بچیئے!!!!

ملنے کا پتہ:۔ حکیم برکت علی عالم مثنوی مولانا روم صاحب محمود نگر۔ متصل مقبرہ لکھنؤ

272

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ہر ایک احمدی پڑھ لے

مندرجہ ذیل چند نایاب و لاجواب کتابیں ایسی ہیں جن کی ہر ایک احمدی کو ضرورت ہے۔ اور کوئی خواندہ احمدی اس وقت اُن کتابوں سے ناواقف نہ رہے۔ ہر ایک احمدی لائبریری میں یہ موجود ہوں۔

تبلیغ رسالت

یعنی حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی زندگی کا بہت بڑا کارنامہ جس کے ذریعہ حضور ؑ نے تمام غیر مذاہب پر صداقت اسلام اور جملہ مخالفین سلسلہ پر اپنی صداقت بذریعہ اشتہارات ثابت کرکے ہر طرح سے اتمام حجت کردی ۱۸۸۰ء سے لے کر ۱۹۰۸ء یوم وفات تک جس قدر اشتہارات حضرت مسیح موعود ؑ نے وقتاً فوقتاً شائع کرائے گئے۔ وہ سب محفوظ کر دئے ہیں۔ آج اگر ان کو محفوظ نہ کر دیا جاتا تو آئندہ آنے والی نسلیں اس خزانہ نایاب سے محروم رہ جاتیں۔ ۱۴ سال کی متواتر تلاش سے خاکسار ایڈیٹر فاروق نے ان لاجواب اور کمیاب اشتہاروں کو جمع کرکے دس جلدوں میں چھپوا دیا ہے۔ چند جلدیں مکمل باقی ہیں۔ اس مجموعہ دس جلد کی قیمت صرف للعہ

تجلیات رحمانیہ

مولوی ثناء اللہ صاحب امرتسری کے رسالہ شہادات مرزا فیصلہ مرزا وغیرہ کا مکمل و مدلل جواب از قلم باطل شکن مولوی ابوالعطاء جالندھری مبلغ دمشق۔ قیمت صرف چھ آنہ

بٹالوی کا انجام

مولوی محمد حسین بٹالوی کے متعلق حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی پیشگوئی انی مھین من اراد اھانتک کا پورا مصداق اور اس کے آغاز و انجام کا صحیح مگر عبرتناک نقشہ اس میں کھینچ گیا ہے۔ قیمت صرف چار آنہ۔

مرقع ثنائی

مولوی ثناء اللہ امرتسری کے ساتھ آخری فیصلہ اور امرتسری کا اس سے انکار و فرار اور اس کے پرچہ اہلحدیث مورخہ ۲۶ اپریل ۱۹۰۷ء کا حرف بحرف چربہ قابل دید قیمت ۱؎

چھوت کا بھوت

زمانہ حال میں مسلمانوں کیلئے ترقی کرنے اور اپنی عزت قائم رکھنے کے ذرائع اس رسالے میں لکھے گئے ہیں چار دفعہ طبع ہو کر شائع ہوا ہے۔ قیمت صرف ۲؎

ہدایات زریں

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ نے سلسلہ کی تبلیغ کے واسطے مبلغین کے لئے جو ہدایات فرمائی ہیں۔ وہ نہایت خوشخط جیبی تقطیع پر چھپوا دی ہیں۔ آج کل ہر ایک احمدی کے ذمہ تبلیغ سلسلہ کا فرض عائد کیا گیا ہے اس لئے ہر ایک احمدی کو اس کا پڑھنا اور پاس رکھنا اور اس پر عمل کرنا ضروری ہے۔ قیمت صرف ۵؎

المشتہر منیجر اخبار فاروق قادیان ضلع گورداسپور پنجاب

بال عمر بھر نہ آئیں!

گورنمنٹ آف انڈیا سے باضابطہ رجسٹری شدہ

سوپیور رجسٹرڈ

دنیا بھر میں اپنی قسم کی واحد دوائی ہے جس کے استعمال سے غیر ضروری بال ایک دفعہ دور ہو کر عمر بھر پیدا نہیں ہوتے۔ گذشتہ پانچ سالوں میں ہزاروں لوگ اس حیرت انگیز ایجاد سے فائدہ اٹھا چکے ہیں۔ آپ بھی محروم نہ رہیں۔ قیمت فی شیشی ۱۲؎ تین شیشی ۲ روپیہ علاوہ محصول ڈاک

ملنے کا پتہ:۔ **سوپیور فارمیسی رجسٹرڈ لاہور**

ہندوستانی ممیرے کا سرمہ سیاہ و سفید

رجسٹرڈ ۱۴۵۷

یہ آنکھوں کی اکسیر و بے نظیر دوا ہے۔ سینکڑوں روپیہ کی دوائیں اچھے سے اچھے علاج جن بیماریوں میں فائدہ نہ دیتے تھے۔ اس سرمہ سے فائدہ ہوا۔ آنکھوں سے پانی بہنا نگاہ کی کمزوری۔ ردہے۔ ککرے۔ آنکھ چیپی۔ پرانی لالی جالا پھلی۔ چھڑ نا خونہ ایسے سخت امراض میں چند دن لگانے سے آنکھیں بھلی چنگی معلوم ہوتی ہیں۔

دماغی محنت کرنے والوں کی گرمی۔ جلن دور کرکے ٹھنڈک پہنچاتا ہے۔ تندرست آنکھوں کا نگہبان ہے نمونہ مفت منگوالو۔ اور آزمالو۔ قیمت فی تولہ عہ معہ بصورت سرمہ دانی و سلائی کے عہ تولہ

سرمہ سفید قسم اعلیٰ بیچے موتیوں و بیش قیمت ادویات سے مرکب نہایت سریع الاثر قیمت ۱۰ روپیہ تولہ

منگوانے کا پتہ

منیجر اودھ فارمیسی ہردوئی

نوٹ۔ مسافران ریل کی سہولت کو سٹیشن ہردوئی پر بھی سرمہ فروخت ہوتا ہے۔

اعلان نکاح

مسمی عبدالرحمٰن ولد منشی عبداللہ خاں ساکن قادیان کا نکاح مسماۃ رضیہ سلطانہ ولد میاں نذیر احمد مرحوم بعوض ایک ہزار روپیہ مہر حضرت مولوی شیر علی صاحب نے ۲۶ جولائی ۱۹۳۵ء کو پڑھا۔

خاکسار مرزا ضمیر علی بیگ ۔ قادیان

موتی سرمہ کا مسیحائی اثر

دنیا تسلیم کر چکی ہے کہ ضعف بصر۔ ککرے۔ جلن۔ پھولا۔ جالا خارش چشم۔ پانی بہنا۔ دھند غبار۔ پڑبال۔ ناخونہ۔ کوہا۔ کھجلی۔ رتوندہ۔ ابتدائی موتیا بند وغیرہ غرضیکہ یہ سرمہ جملہ امراض چشم کے لئے اکسیر ہے۔ جو لوگ جوانی اور بچپن میں اس سرمہ کا استعمال رکھیں گے۔ وہ بڑھاپے میں اپنی نظر کو انشاء اللہ جوانوں سے بھی بہتر پائیں گے۔ قیمت فی تولہ ۱؎ محصول ڈاک علاوہ

حضرت میاں بشیر احمد صاحب ایم۔ اے سلمہ اللہ تعالیٰ تحریر فرماتے ہیں کہ

"میں اس بات کے اظہار میں خوشی محسوس کرتا ہوں کہ میں نے آپ کے موتی سرمہ کو استعمال کرکے اسے بہت مفید پایا۔ گذشتہ دنوں مجھے یہ تکلیف ہو گئی تھی۔ کہ زیادہ مطالعہ یا تصنیف سے دماغ میں بوجھ رہنے کے علاوہ آنکھوں میں سرخی بھی رہتی تھی۔ ان ایام میں میں نے جب بھی آپ کا سرمہ استعمال کیا۔ مجھے یقینی طور پر فائدہ ہوا۔"

جناب ڈاکٹر محمد ابراہیم صاحب کنٹونمنٹ سپرنٹنڈنٹ چھاؤنی فیروزپور سے لکھتے ہیں۔ کہ

"آپ کے موتی سرمہ کی خدا کے فضل و کرم سے فیروزپور میں دھوم مچ گئی ہے۔ میری آنکھیں قریباً قریباً جواب دے چکی تھیں۔ خیال تھا۔ کہ ہو گو جاکر آنکھوں کا علاج کراؤں۔ اچانک الفضل پڑھتے پڑھتے آپ کے اشتہار پر نظر پڑی۔ منگوایا۔ استعمال کیا۔ سرمہ کیا ہے گویا اللہ تعالیٰ کی رحمت کا کرشمہ ہے۔ میں تو کیا؟ جس جس نے استعمال کیا۔ اس کے مسیحائی اثر کو دیکھ کر حیرت میں رہ گیا۔ براہ کرم سات تولہ موتی سرمہ علیحدہ علیحدہ سات شیشیوں میں بذریعہ وی پی جلد بھیج دیجئے۔"

ملنے کا پتہ

منیجر نور اینڈ سنز نور بلڈنگ۔ قادیان ضلع گورداسپور (پنجاب)

اکسیر تسہیل ولادت

بچہ کی پیدائش کو آسان کر دینے والی دنیا بھر میں ایک ہی مجرب المجرب دوا ہے جس کے بروقت استعمال سے وہ نازک اور دل ہلا دینے والی مشکل گھڑیاں بفضل خدا آسان ہو جاتی ہیں۔ بچہ نہایت آسانی سے پیدا ہوتا ہے۔ اور بعد ولادت کے درد بھی زچہ کو نہیں ہوتے۔ قیمت معہ محصول ڈاک ۱؎ صرف

منیجر شفاخانہ دلپذیر قادیان

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ہندوستان اور ممالکِ غیر کی خبریں!

جلوہ۔ اٹلی ۲۸ اگست۔ سائنور سولینی نے اخبار "ڈیلی میل" کے نامہ نگار کو ایک ملاقات کے دوران میں کہا۔ کیبنٹ کے اجلاس کے بعد حکومت اطالیہ ایک اعلان شائع کرے گی۔ جس میں واضح کیا جائیگا۔ کہ اٹلی برطانوی ایمپائر کے تمام حقوق کا احترام کرنے کو ہر طرح سے تیار ہے۔ اس میں یہ بھی ظاہر کیا جائیگا۔ کہ اٹلی کوئی منصوبہ ایسا نہیں کرے گا۔ جو برطانوی مفاد کے خلاف ہو۔

لنڈن ۲۸ اگست۔ برطانیہ میں صنعتی ترقی کی رپورٹ مظہر ہے۔ گذشتہ سال کے دوران میں ۴۷۸ نئے کارخانجات کھولے گئے۔ جن میں ۳۷۲۰۰ اشخاص کو ملازم رکھا گیا۔ اور ۴۴ کارخانوں کی توسیع کی گئی۔ جن میں آٹھ ہزار سے زائد اشخاص کو روزگار مہیا کیا گیا۔

کلکتہ ۲۸ اگست۔ اطلاع موصول ہوئی ہے۔ کہ دریائے پونا میں زبردست سیلاب آیا ہوا ہے۔ جس سے مشہور تجارتی مرکز بہار کو سخت نقصان پہونچا ہے اندازہ لگایا ہے۔ کہ ضلع بنکورا میں ۱۲۴ دیہات کو سخت نقصان پہونچا ہے۔ ۴۹۲۶ مکانات بہ گئے۔ اور ۱۷۳۰ مویشی ہلاک ہوئے ہیں

کراچی ۲۸ اگست۔ اطلاع موصول ہوئی ہے۔ کہ ضلع سکھر میں دریائے سندھ کے کنارے چودہ دیہات زیر آب ہیں کئی لوگ بے خانماں ہوگئے ہیں

الہ آباد ۲۸ اگست جرمنی سے مسز کملا نہرو اہلیہ پنڈت جواہر لال نہرو کی صحت کے متعلق تشویشناک اطلاعات موصول ہوئی ہیں۔ جن سے ان کے حلقہ اثر میں گھبراہٹ پیدا ہوگئی ہے۔

لنڈن ۲۸ اگست۔ حکومت برطانیہ کے سفیر مقیم ماسکو نے برطانیہ میں اشتراکیت کے پراپیگنڈا کے خلاف حکومت روس کو ایک پروٹسٹ بھیجا تھا۔ مگر حکومت روس نے اس پروٹسٹ کو اس بناء پر رد کر دیا ہے۔ کہ پراپیگنڈا کرنے والی سوسائٹی کا حکومت سے کوئی تعلق نہیں۔ اٹلی اور امریکہ کے اسی بارے میں احتجاج کے متعلق ابھی حکومتِ روس خاموش ہے۔

امرتسر ۲۸ اگست۔ یہاں کی ایک اسلامی درسگاہ کے طلباء کو جو احرار کی قوم فروشانہ پالسی کے خلاف ہیں۔ عبد الغفار غزنوی نے سرزنش کی۔ کہ وہ انجمن احرار کے خلاف کسی تحریک میں حصہ نہ لیں۔ جس کے نتیجہ میں طلباء نے ہڑتال کردی ہے۔

لنڈن ۲۸ اگست۔ وزیر خارجہ سرسیموئل ہور اور وزیر لیگ کونسل مسٹر انٹونی ایڈن دونوں کی توجہات کا مرکز تنازعہ ایبے سینیا ہو رہا ہے۔ تاکہ وہ ۴ ستمبر کو منعقد ہونے والی لیگ کانفرنس میں پیش ہونے والے امور پر پوری تیاری کر سکیں۔

شنگھائی ۲۸ اگست۔ ایک بحری تار مظہر ہے۔ کہ جاپان منگولیا پر قبضہ کرنے کی کوشش میں ہے۔ چنانچہ دو لاکھ کے قریب جاپانی سپاہی منگولیا کی طرف پیش قدمی کر رہے ہیں۔ حکومتِ منگولیا نے سلطنت روس سے امداد کی درخواست کی ہے۔ جاپانی ہوائی جہازوں کے بیڑہ پر جبکہ وہ منگولیا کی سرحد پر پرواز کر رہا تھا۔ منگولیا کی اشتراکی فوجوں نے گولیاں برسائیں جس سے دو جہاز ناکارہ ہوگئے۔ اس واقعہ سے جاپان اور روس میں جنگ چھڑ جانے کا خطرہ ہے۔

لاہور ۲۸ اگست۔ مجلس اتحاد ملی کی مجلس عاملہ نے متفقہ طور پر فیصلہ کیا ہے کہ ۲۰ ستمبر کو مسجد شہید گنج کے انہدام کی یاد میں یوم احتجاج منایا جائے۔ جس میں سیاہ جھنڈیوں سے مظاہرے کئے جائیں۔ اور ہر جگہ موثر انداز میں صدائے احتجاج بلند کی جائے۔

شملہ ۲۸ اگست۔ ضلع ہزارہ کے شمال میں قبائلی علاقہ سے تازہ شورش کی اطلاع موصول ہوئی ہے۔ قبائلیوں کا ایک لشکرِ جرار موضع ثبل اور اوگھی کے شمال کی جانب سرحد پر جمع ہو رہا ہے۔ اور وہاں نقاروں کے فلک بوس شور اور پر جوش تقریروں کا ایک سلسلہ بندھ رہا ہے۔ اس خطرہ کا مقابلہ کرنے کے لئے اوگھی اور بٹل کو افواج روانہ کی گئی ہیں۔

شملہ ۲۸ اگست۔ رزمک چھاؤنی کے نزدیک ایک رقبہ کی بناء پر دو قبائل وزیریوں اور محسودیوں کے درمیان تنازعہ چلا آتا تھا۔ جس کا فیصلہ گورنمنٹ نے پچاس ہزار روپیہ دے کر توری خیل وزیریوں سے متنازعہ فیہ رقبہ کو خرید کر کر دیا ہے۔ قبائل کے پُر امن سمجھوتہ کی یہ پہلی مثال ہے۔

عدیس آبابا ۲۸ اگست۔ شاہ حبشہ نے ۲۴ اگست کو جو ہدایات اہل ملک کو دشمن کی بمباری سے بچنے کے لئے دی تھیں۔ اس پر عمل کرتے ہوئے ہزاروں افراد عدیس آبابا سے باہر نکل گئے ہیں۔ نیز چونکہ بنک حبشہ نے غیر ملکی سکہ کی فروخت بند کر دی ہے۔ اس لئے تمام درآمد عدم ادائگی محصولات کی وجہ سے رک گئی ہے۔

اوسلو (ناروے) ۲۸ اگست سویڈن۔ ڈنمارک۔ فن لینڈ اور ناروے کی حکومتوں کے نمائندوں کا ایک مشترکہ اجلاس منعقد ہوا۔ جس میں لیگ کونسل کے ۴ ستمبر کے اجلاس میں اپنی حکمت عملی پر غور کیا گیا ناروے کے بعض اخبارات نے اٹلی اور ایبے سینیا کے مابین جنگ کی صورت میں حکومتِ ناروے کو غیر جانبدار رہنے کا مشورہ دیا ہے۔

علیگڑھ ۲۸ اگست۔ نواب عبد الصمد خان جو نواب احمد سعید خان نواب چھتاری کے چچا تھے۔ کل شام ۷۰ سال کی عمر میں وفات پاگئے۔

سکندر آباد ۲۸ اگست۔ اگرچہ حالات بالکل پر امن ہیں۔ لیکن ہندوؤں نے دکانیں ابھی تک نہیں کھولیں۔ ریاست کے رقبہ سے رقبہ چھاؤنی میں داخلہ پر پابندی عائد کر دی گئی ہے۔ اسی طرح گورہ فوجیوں کو چھاؤنی کی حدود سے باہر نکلنے کی اجازت نہیں۔

لکھنؤ ۲۸ اگست۔ اخبار "پاؤنیر" نے ایک ایڈیٹوریل نوٹ میں لکھا تھا کہ اٹلی برطانیہ اور فرانس کو دھمکا کر انہیں ایبے سینیا کی خلاف ورزی پر آمادہ کرنا چاہتا ہے اس کے جواب میں ایڈیٹر پاؤنیر کو ایک خط بعنوان "ہندوستان میں رہنے والے اطالوی" موصول ہوا ہے۔ جس میں بے گالیاں دی گئی ہیں۔ اور انتباہ کیا گیا ہے۔ کہ ہندوستان میں اطالوی اپنے ملک کی عزت کو برباد کئے جانے کی اجازت نہیں دینگے۔

اخبار "ہمدم" کا ماتم ۲۹ اگست۔ لکھنؤ میں احرار کے ایک جلسہ کے متعلق لکھتا ہے۔ "امیر شریعت" صاحب نے معزز پردہ نشین خواتین کی موجودگی میں بعض ایسی باتیں کہیں۔ جن کی گندگی کو خود انہوں نے محسوس کیا۔ مگر "مسلمان بہنوں" سے معافی مانگ کر پھر وہی باتیں کہیں۔ آخر میں شہر کے متعدد اسلامی اخبارات کی سخت مذمت کی۔ لکھنؤ کے اسلامی اخبارات کے متعلق کہا۔ کہ یہ گندگی کے چیتھڑے ہیں۔ کیونکہ وہ احرار کے رویہ سے اظہار بیزاری کر رہے ہیں۔ ان اخباروں سے تو میں ہندو اور سکھ اخبارات کو بہتر سمجھتا ہوں۔

ایتھنز ۲۸ اگست۔ جزیرہ کریٹ کے فسادات کے بعد اسی قسم کے فسادات اب ضلع پیلو پانیسس میں رونما ہو رہے ہیں۔ ہڑتالی مسلح ہو کر اور سیاہ علم ہاتھ میں لیکر شہر کلاماٹا کی طرف بڑھ رہے ہیں۔ افواج بھی وہاں بھیجی جا رہی ہیں ضلع مسینہ میں ایک ہلاک اور چھ مجروح ہوگئے ہیں۔ وہاں مارشل لاء نافذ کر دیا گیا ہے۔

بمبئی ۲۸ اگست۔ ایسوسی ایٹڈ پریس کو معلوم ہوا ہے۔ کہ ہندوستانی ریاستوں کے وزراء کی کمیٹی کا ایک ضروری اجلاس ۶ و ۷ ستمبر کو منعقد ہوگا۔ جس میں گورنمنٹ آف انڈیا بل پر غور کیا جائیگا۔ اور قانونی مشیر مسٹر مونکٹن سے بھی مشورہ حاصل کیا جائیگا۔

(عبد الرحمٰن قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھاپا اور قادیان سے ہی شائع کیا) ایڈیٹر غلام نبی